قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 12/ نومبر 2022ء | 16/ ربیع الثانی 1444 ہجری قمری | 12/ نبوت 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 247

ارشاد باری تعالیٰ

فَاصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ غُرُوۡبِہَا ۚ وَمِنۡ اٰنَآیِٔ الَّیۡلِ فَسَبِّحۡ وَاَطۡرَافَ النَّہَارِ لَعَلَّکَ تَرۡضٰی ﴿۱۳۱﴾

(طٰہٰ: 131)

ترجمہ: پس جو وہ کہتے ہیں اس پر صبر کر اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے نیز رات کی گھڑیوں میں بھی تسبیح کر اور دن کے کناروں میں بھی تا کہ تو راضی ہو جائے۔

فرمانِ رسولؐ

حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، رات کا وقت تھا۔آپؐ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا تم اپنے پروردگار کو اسی طرح بلا روک ٹوک دیکھو گے جس طرح اس چودھویں کے چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اس شرف کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہو تو فجر اور عصر کی نماز وقت پر پڑھنے میں کوتاہی نہ ہونے دو۔

(بخاری کتاب التوحید والرد علی الجھمیۃ وغیرھم باب قول اللہ وجوہ لیومئذٍ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ 39-40)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

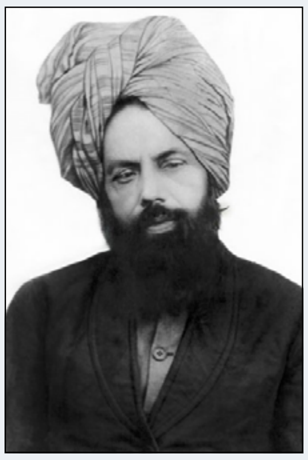

فتح عظیم

ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی امریکہ کا جھوٹا نبی میری پیشگوئی کے مطابق مر گیا

اس مضمون مباہلہ میں میں نے جھوٹے پر بد دعا بھی کی تھی* اور خدا تعالیٰ سے یہ چاہا تھا کہ خدا جھوٹے کا جھوٹ اپنے فیصلہ سے کھول دے اور یہ میرا مضمون مباہلہ کا جیسا کہ ابھی لکھ چکا ہوں امریکہ کے چند روزنامہ اور نامی اخباروں میں بخوبی شائع ہوگیا تھا اور یہ اخبار یں امریکہ کے عیسائیوں کی تھیں جن کا مجھ سے کچھ تعلق نہ تھا اور اخباروں میں شائع کرانے کی اِس لئے مجھے ضرورت پیش آئی کہ ڈاکٹر ڈوئی جھوٹے نبی نے براہِ راست مجھ کو جواب نہیں دیا تھا آخر میں نے وہ مضمون مباہلہ امریکہ کے اُن نامی اخباروں میں جو روزانہ ہیں اور کثرت سے دنیا میں جاتے ہیں شائع کرا دیا۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ باوجود یکہ اڈیٹران اخبارات امریکہ عیسائی تھے اور اسلام کے مخالف تھے تاہم انہوں نے نہایت مدوشد سے میرے مضمون مباہلہ کو ایسی کثرت سے شائع کر دیا کہ امریکہ اور یورپ میں اس کی دھوم مچ گئی اور ہندوستان تک اس مباہلہ کی خبر ہوگئی اور میرے مباہلہ کا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ اسلام سچا ہے اور عیسائی مذہب کا عقیدہ جھوٹا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وہی مسیح ہوں جو آخری زمانہ میں آنے والا تھا اور نبیوں کے نوشتوں میں اس کا وعدہ تھا اور نیز میں نے اس میں لکھا تھا کہ ڈاکٹر ڈوئی اپنے دعویٰ رسول ہونے اور تثلیث کے عقیدہ میں جھوٹا ہے اگر وہ مجھ سے مباہلہ کرے تو میری زندگی میں ہی بہت سی حسرت اور دُکھ کے ساتھ مرے گا اور اگر مباہلہ بھی نہ کرے تب بھی وہ خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 506-509)

---

*حاشیہ: میری طرف سے 23/ اگست 1903ء کو ڈوئی کے مقابل پر انگریزی میں یہ اشتہار شائع ہوا تھا جس میں یہ فقرہ ہے کہ میں عمر میں ستر 70 برس کے قریب ہوں اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے پچاس 50 برس کا جوان ہے لیکن میں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پروا نہیں کی کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا بلکہ خدا جو احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کرے گا اور اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا تب بھی یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے۔ اب میں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر اور کامل خدا! جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے اور ظاہر ہوتا رہے گا یہ فیصلہ جلد کر اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ اپنی وحی سے تو نے مجھے وعدہ دیا ہے وہ وعدہ ضرور پورا ہوگا۔ اے قادر خدا! میری دعا سن لے۔ تمام طاقتیں تجھ کو ہیں۔
(دیکھو! اشتہار 23/ اگست 1903ء بزبان انگریزی۔ منہ)

فرمان خلیفہ وقت

اگر ہم اپنی عبادتوں کو بھول گئے تو یہ مسجد بنانا صرف ایک ظاہری ڈھانچہ کھڑا کرنا ہے۔ دنیا کو ہم بتا رہے ہوں گے کہ یہاں مسلمانوں کی ایک مسجد بن گئی ہے، لیکن ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قابل نہیں ہوں گے کہ اس مسجد کی برکات سے فیض پانے والے ہوں یا ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگاروں میں سے ہوں۔ آپؑ نے تو فرمایا ہے کہ مسلسل دعاؤں سے میرے مددگار بنو، تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد سے جلد پورا ہوتا دیکھیں۔

پس آج ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے کہ مقبول دعاؤں کے لیے اپنی عبادتوں کو زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ اپنے بچوں کو بھی عبادت کی عادت ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کریں۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور اس سے مزید فتوحات کی بھیک مانگیں۔ کتنے خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جن کو یہ سب کچھ حاصل ہو جائے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش برستا دیکھیں۔

اگر ہم اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں گے، دین کو دنیا پر مقدم کریں گے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو وعدے ہیں انہیں اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے دیکھیں گے۔

پس ہمیں اپنی حالتوں کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ان ترقی یافتہ ممالک میں آ کر دنیا میں نہ کھو جائیں۔ اب گزشتہ کچھ عرصہ سے نئے اسائلم سیکر بھی یہاں آئے ہیں پس دنیا میں نہ ڈوب جائیں۔ یہاں ہر تعمیر ہونے والی مسجد ایک نیا جوش اور ولولہ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہمارے اندر پیدا کرنے والی ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے وعدے پورے فرمانے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ ہمارے عملوں کی وجہ سے ان کے پورا ہونے کا وقت دُور ہو جائے یا وہ کسی اَور کے ذریعہ سے، بعد میں آنے والے لوگوں کے ذریعہ سے پورے ہوں اور ہم محروم رہ جائیں۔

(خطبہ جمعہ 30/ ستمبر 2022ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- فتح عظیم (منظوم)
- خلافت احمدیہ کی ہفتہ وار روحانی فلائٹ
- اسلام کی فتح عظیم
- مسجد فتح عظیم اور حضور انور کے دیدار کے بعد تاثرات
- اے محبت! تو عجب آثار نمایاں کردی
- حضور انور کے دورہ زائن امریکہ 2022ء کی چند جھلکیاں
- This Week with Huzoor

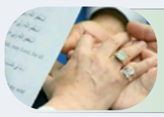

دربارِ خلافت

خدا تجھے غیر معمولی عزت دے گا۔ لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں تجھے بچاؤں گا

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اخبار لکھتا ہے کہ شروع میں ڈوئی نے مشرقِ بعید کی طرف سے اس چیلنج پر کوئی عوامی توجہ نہیں دی لیکن 26/ستمبر 1903ء کو اس نے اپنے زائن سٹی پبلیکیشن میں کہا کہ لوگ بعض دفعہ مجھ سے کہتے ہیں کہ تم اس طرح کی چیزوں کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ کہتا ہے کیا تم سمجھتے ہو کہ مجھے ان مکھیوں اور مچھروں کا جواب دینا چاہیے۔ اگر میں اپنے پاؤں ان پر رکھ دوں تو انہیں کچل دوں۔ میں انہیں موقع دیتا ہوں کہ اڑ جائیں اور زندہ رہیں۔ صرف ایک دفعہ اس نے کسی بھی طرح سے یہ ظاہر کیا کہ اسے مرزا غلام احمد کے وجود کا علم ہے۔ اس نے مرزا صاحب کا بیوقوف محمدی مسیح کے نام سے ذکر کیا۔ نعوذ باللہ اور 12/دسمبر 1903ء کو وہ لکھتا ہے اگر میں خدا کا نبی نہیں ہوں تو خدا کی زمین میں اَور کوئی بھی نہیں۔ اس کے بعد آنے والے جنوری میں اس نے لکھا کہ میرا کام یہ ہے کہ لوگوں کو مشرق، مغرب، شمال اور جنوب سے باہر نکالنا ہے اور انہیں اس اور دوسرے صیحونی شہروں میں آباد کرنا ہے اس وقت تک جب تک مسلمانوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ اللہ ہمیں وہ وقت دکھائے۔ یہ اس ڈوئی نے لکھا جبکہ مرزا صاحب نے اسے سختی سے چیلنج کیا۔

اخبار پھر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے سختی سے اسے چیلنج کیا کہ اللہ سے دعا کرو کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے ہلاک ہو جائے۔ ڈوئی اس حالت میں مرا کہ اس کے دوست اسے چھوڑ کر جانے لگے اور قسمت خراب ہوگئی۔ وہ فالج اور جنون جیسے امراض میں مبتلا ہوگیا اور اسے عبرت ناک موت ملی۔

اس کے ساتھ صیحون شہر اندرونی اختلافات کے باعث تباہ و برباد ہوگیا۔ مرزا صاحب سامنے آئے ہیں اور انہوں نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ وہ چیلنج یا پیشگوئی جیت گئے ہیں اور وہ ہر سچائی کے طالب کو سچائی قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں جیسا کہ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ وہ اس آفت کو جو اُن کے امریکہ مخالف پر پڑی خدائی انتقام کے ساتھ ساتھ خدائی انصاف کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایک پیرو یعنی کوئی احمدی بیان کرتا ہے کہ دشمن کے مرنے پر خوشی نہیں کرنی چاہیے کہ ہم ڈوئی کی زندگی کے بعض مخصوص حالات کی طرف اشارہ کریں۔ اس طرح کی چیزیں ہمارے دماغوں میں بہت دور ہیں۔ ہم ان حقائق کو اپنے مقصد کے لیے اور مزید سچائی کے اظہار کے لیے شائع کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا مقدس مذہب مُردوں کی برائی کرنے کی تعلیم نہیں دیتا لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ حقائق کو اس وقت چھپا لیا جائے جب ان کا ظاہر کرنا معاشرے کے حق میں اور انسانیت، سچائی اور خدا کی خاطر ہو۔ پھر احمدی کے حوالے سے ہی لکھتا ہے کہ ڈوئی پر مصائب نازل کر کے اور بالآخر اس کی بے وقت موت کے سبب غم اور عذاب نازل کر کے خدا تعالیٰ نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے جیسا کہ اس نے اپنے رسول کو اس واقعہ کے وقوع ہونے سے تین چار سال قبل بتا دیا تھا۔

(SUNDAY HERALD-BOSTON JUNE 23, 1907-MAGAZINE SECTION)

یہ ایک اخبار کا نمونہ ہے جو میں نے پیش کیا ہے۔ یقیناً یہ فتح تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر دلیل بھی تھی اور ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا آپ علیہ السلام کا مشن تو بہت وسیع ہے۔ یہ تو ایک محاذ کی ایک جگہ کی فتح کا ذکر ہے۔ ہماری حقیقی خوشی تو اس وقت ہو گی، جب ہم دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لائیں گے۔ اس کے لیے ہمیں اب اس مسجد کے بننے کے ساتھ تبلیغ کے نئے راستے تلاش کرنے ہوں گے۔ مسیح محمدی کے دلائل کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہو گا۔ پہلے سے بڑھ کر اپنی عملی اور روحانی حالت کو بہتر بنانا ہو گا۔ جیسا کہ میں نے کہا اصل فتح عظیم تو فتح مکہ تھی۔ کیا فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے یا بعد کے مسلمانوں نے تبلیغ کے کام کو روک دیا تھا؟ کیا اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی بھرپور کوشش نہیں کی تھی؟ جنگوں سے علاقے فتح نہیں کیے تھے؟ ہاں جنگیں بھی ہوئیں لیکن اس لیے نہیں کہ دین پھیلے بلکہ دل جیتے تھے جس سے قربانی کرنے والے لوگ گروہ در گروہ اسلام میں شامل ہوتے چلے گئے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہونے والی فتح کو مستقل تبلیغ اور دعاؤں سے دائمی کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کا شمار ان آخرین میں ہوتا ہے جو پہلوں سے ملے۔ تو کیا پہلوں نے تبلیغ روک دی تھی؟ اپنی روحانی اور اخلاقی حالتوں میں بہتری روک دی تھی؟ عبادتوں کے معیار کم کر دیے تھے؟ جب تک یہ چیزیں مسلمانوں میں رہیں اسلام ترقی کرتا رہا اور مسلمانوں پر زوال اس وقت آنا شروع ہوا جب دنیا غالب آنے لگی اور تقویٰ کے معیار گرنے شروع ہو گئے۔ عبادتوں کی طرف توجہ کم ہوتی چلی گئی لیکن کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ تھا کہ قیامت تک اس دین کو قائم رکھنا ہے اور تمکنت عطا فرمانی ہے اس لیے آخری زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجے گا اور پھر مسیح موعود کو بھیجا اور آپؑ نے دنیا کو اپنی بعثت کی خبر دی اور باوجود وسائل نہ ہونے کے یورپ اور امریکہ اور دنیا کے کئی ملکوں میں آپ کا پیغام پہنچا اور ڈوئی کے حوالے سے ہم دیکھ ہی رہے ہیں کہ کس شان سے پہنچا۔ آپ علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا بیج بویا تھا وہ ایک شان سے دنیا میں پھیلتا پھولتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بے شمار وعدے فرمائے ہیں۔ آپ کو الہاماً فرمایا: خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے۔ خدا تجھے غیر معمولی عزت دے گا۔ لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں تجھے بچاؤں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 442)

(خطبہ جمعہ 30/ستمبر 2022ء مطبوعہ الفضل آن لائن مؤرخہ 24/اکتوبر 2022ء)

فتحِ عظیم

اُونچا ہے جس کا مینار اور نام ہے فتحِ عظیم
تیرے فضلوں سے بنی مسجد ہے یہ ربِّ رحیم

حضرتِ احمد کو للکارا تھا ڈوئی نے یہاں
مَرگیا ذِلّت کی پھر وہ موت جنگ میں یہ غنیم

نام اونچا کر دیا مولا نے پیارے کا یہاں
اپنے مہدی اور مسیح کو دی تھی اِک فتحِ عظیم

معجزہ ایسا دُعا کا دیکھا دنیا نے یہاں
پُورے امریکہ میں ڈنکا بج گیا مولا کریم

دیکھ کر یہ آسمانی معجزہ آنکھیں کھلیں
کتنے بھٹکے پا گئے مولا تری راہِ سلیم

اے خُدا! مہدی کا پڑپوتا گیا اُس شہر میں
پھر دِکھا اِک معجزہ دے کے عصائے تُو کلیم

حضرتِ مسرور بھر دیں اِن اندھیروں میں بھی نُور
دے اُنہیں عزمِ صمیم اور دِل بنا نُورِ حکیم

عبدالجلیل عباد۔ ہیمبرگ جرمنی

دعا کا تحفہ

الوداع کرنے کی دُعائیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمرؓ کو الوداع کہتے ہوئے یہ دعا پڑھی:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ (ابوداؤد کتاب الجھاد)

ترجمہ: مَیں تجھے تیرے دین، تیری امانت اور تیرے اعمال کے انجام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

حضرت انسؓ نے بوقت الوداع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا بیان کی ہے:

زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی وَغَفَرَ اللّٰہُ ذَنْبَکَ وَیَسَّرَکَ الْخَیْرَ حَیْثُمَا کُنْتَ

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کی زادِ راہ عطا کرے۔ اللہ تیرے گناہ تجھے بخشے اور جہاں بھی تو ہو تیرے لئے خیر آسان کر دے۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 108)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

اداریہ

خلافت احمدیہ کی ہفتہ وار روحانی فلائٹ

خاکسار کو مسجد مبارک اسلام آباد برطانیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں اکثر نماز جمعہ ادا کرنے کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ مؤرخہ 21؍اکتوبر 2022ء کو خاکسار نے ایک خاص نظارہ دیکھا اور وہ یہ تھا کہ حضرت صاحب کی مسجد میں تشریف لانے کی اطلاع پا کر اول مسجد میں موجود نمازیوں میں کھسر پھسر سنائی دی اور وہ اپنے آپ کو سیدھا کرنے لگے اور چاک و چوبند ہو کر بیٹھ گئے، تو اُدھر ڈیوٹی پر مامور خدام کو بڑی سرعت کے ساتھ جگہ تلاش کر کے بیٹھتے دیکھا۔ یہ سارا منظر دیکھ کر اچانک میرے ذہن میں خیال آیا کہ روحانی فلائٹ اپنی پرواز بھرنے کو تیار ہے اور پائلٹ اپنی سیٹ پر تشریف فرما ہونے والے ہیں اور یہ سارا نظارہ اس بات کی عکاسی کر رہا تھا کہ جس طرح مادی فلائٹ سے قبل تمام سواریاں اپنی اپنی جگہوں پر سیٹ بیلٹ باندھ کر سیدھے رُخ ہو کر تیار ہو جاتی ہیں اور اس فلائٹ کا عملہ (Crew) بھی اپنی اپنی ڈیوٹی سنبھالنے کے بعد سیٹیں تلاش کر کے بیٹھ جاتا ہے اور پورے جہاز میں ایک سکون اور خاموشی کا سماں اور ماحول بن جاتا ہے۔ یہی کیفیت بار بار میرے ذہن اور دل و دماغ میں بڑے زور سے اپنے نقوش چھوڑنے لگی اور اہم بات یہ کہ یہ کیفیت پورے خطبہ کے دوران مجھ پر طاری رہی کہ میں بہت سے نمازیوں کے ہمراہ روحانی فلائٹ پر سوار روحانی بلندیوں سے محظوظ ہو رہا تھا اور خلیفۃ المسیح اپنے ارشادات اور پُرمعرفت و پُر اثر ملفوظات کے ذریعہ اس فلائٹ کو روحانی بلندیوں پر لے گئے اور یہی اس فلائیٹ کی Entertainment تھی جو Serve ہو رہی تھی۔

خاکسار نے اپنا یہ خداداد آئیڈیا جمعہ کی نماز کے بعد تین مربیان کرام کے سامنے بغرض مشورہ رکھا انہوں نے میرے اس آئیڈیا کی بھرپور تائید کی۔ جس سے مجھے یہ اداریہ قلمبند کرنے کا حوصلہ ملا۔

یہ خطبہ جمعہ جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں مؤرخہ 21؍اکتوبر 2022ء کا تھا جس میں حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے امریکہ کے کامیاب اور انقلابی دورہ سے واپسی پر اپنوں اور بالخصوص غیروں کے تاثرات بہت تفصیل سے بیان فرمائے۔ مجھے یوں لگا جیسے حضور کی مسجد آمد پر اذان کے ساتھ یہ روحانی طیارہ ٹیکسی کرتا ایسے مقام پر جا پہنچا جہاں طیارہ کچھ لمحات کے لیے رُک کر بڑی تیزی کے ساتھ پرواز کر جاتا ہے۔ اس طرح اذان کے بعد کچھ وقفہ کے لیے حضور اس روحانی فلائٹ کو فضا کی بلندیوں پر لے گئے۔

اس روحانی فلائٹ کے کچھ حصے قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھنے میں آئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اپنوں پر بھی اس دورہ کا نیک اثر قائم ہوا اور غیروں پر بھی...لوگوں، بچوں، عورتوں اور مردوں کی ملاقات کے بعد جذباتی تاثرات ہوتے تھے، ان کی اپنی ایک لمبی فہرست ہے۔ پھر زائن، ڈیلس اور میری لینڈ میں بھی نمازوں پر عورتوں، بچوں، مردوں کی کافی تعداد میں حاضری ہوتی تھی اور جس طرح وہ میرے آتے جاتے وقت اپنے جذبات کا اظہار کرتے، صاف نظر آ رہا ہوتا تھا کہ اِن کے دلوں میں خلافت سے محبت وتعلق اور اخلاص و وَفا ہے۔ پڑھے لکھے، امیر اور دنیاوی لحاظ سے مصروف لوگ بھی نماز کے لئے کئی کئی گھنٹے لائن میں آ کر لگ جاتے تھے تا کہ مسجد میں جگہ مِل جائے، یہ نہیں کہ فارغ لوگ ہیں جو آ گئے۔ یہ تبدیلی یا یہ رَویہ اس بات کا اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دین اور جماعت کی محبت، خلافت سے تعلق ان کے دلوں میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے غیروں کے دلوں پر بھی غیر معمولی اثر ڈالا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غیروں کے تأثرات بیان کرنے سے قبل ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے غیروں کے دلوں پر بھی غیرمعمولی اثر ڈالا ہے، اللہ تعالیٰ اِن لوگوں کے سینے مزید کھولے اور یہ لوگ سچائی کو پہچاننے والے بن جائیں۔ زائن میں بننے والی مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے موقع پر استقبالیہ تقریب میں 161غیرمسلم اور غیراز جماعت مہمانوں نے شرکت کی، ان میں کانگریس مین، کانگریس وومن، میئرز، ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء، اسکیورٹی اداروں کے نمائندگان اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے تھے۔

تو یہ امید غیروں کو بھی ہم سے ہو رہی ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں زائن شہر کی چابی پیش کرنے والے میئر آف زائن Billy McKinney کے تأثرات:

میرے لئے جماعت احمدیہ مسلمہ کے عالمی رہنما کو مسجد فتح عظیم کے موقع پر زائن شہر میں خوش آمدید کہنا انتہائی اعزاز کی بات ہے، یہاں زائن میں ہمارا نصب العین (Historic Past and Dynamic Future) ہے اور ہمارے شہر کے قلب میں یہ خوبصورت مسجد اِس ماٹو کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ خواہش اور دعا ہے کہ یہ عبادت گاہ ہمیشہ ہمارے ماضی اور مستقبل کے درمیان ایک پُل کا کام کرے۔ حضور انور ایدہ اللہ کو میئر شہر نے بڑے جذباتی انداز میں کہا! آج آپ نے مجھے speechless کر دیا اور آپ کی موجودگی کا احساس بہت عمدہ ہے۔

غیروں کو بھی اِس مقابلہ کا اچھی طرح پتا لگ گیا

حضور نے ممبر الینوئے جنرل اسمبلی Joyce Mason کے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

یہاں زائن میں مسجد فتح عظیم کے افتتاح کی اِس تاریخی تقریب کا حصہ بننا میرے لئے اعزاز کی بات ہے، زائن احمدیہ مسلم کمیونٹی کے لئے تاریخی

اہمیت کا حامل ہے اور آج اِس شہر کے لئے ایک خاص دن ہے۔ زائن ایک ایسی جگہ تھی جس کی بنیاد پچھلی صدی کے آغاز میں الیگزینڈر ڈووی نے رکھی تھی جو اِسے ایک تھیوکریٹک شہر بنانا چاہتا تھا، جس کے دروازے اُس کے ماننے والوں کے علاوہ باقی ہر ایک کے لئے بند تھے لیکن آج زائن شہر مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا گھر ہے اور یہ مسجد متعصبین کے بارہ میں مؤمنوں کی دعاؤں کی فتح کی علامت ہے۔ مَیں احمدیہ مسلم کمیونٹی کو اِس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ امام جماعت احمدیہ امن کے فروغ کے لئے ایک سرکردہ عالمی رہنماء ہیں۔

نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ انسانیت کی بھی فتح

Dr.Katrina Lantos Swett (صدر لینٹس فاؤنڈیشن برائے انسانی حقوق و انصاف) کے تأثرات بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جب بھی مَیں احباب جماعت کے ساتھ ملتی ہوں تو میری روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہاں زائن میں ہونے والے مباہلہ کے بارہ میں سُن کر بہت حیرت ہوئی کہ اُس زمانہ میں جبکہ موبائل فون، کمپیوٹر اور دیگر ذرائع مواصلات موجود نہیں تھے اُس وقت بھی اِس مقابلہ کو اتنی تشہیر ملی۔ ایک نظریہ ڈاکٹر جان ڈووی کا تھا جس کی بنیاد نفرت، باہمی تفریق اور تعصب پر تھی اور دوسرا نظریہ بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب کا تھا جو کہ باہمی عزت اور بُردباری پر مشتمل تھا اور ایک ایسی شخصیت کی طرف سے تھا جنہوں نے اِس کا نتیجہ کلیتًا اللہ کے ہاتھ میں چھوڑ رکھا تھا، پھر نتیجتًا ہم جانتے ہیں کہ اِس مباہلہ میں کس کی فتح ہوئی اور یقینًا یہ مسجد جس کا اَب افتتاح ہونے جا رہا ہے، جس کا نام فتح عظیم مسجد رکھا گیا ہے، اِس کا مطلب ایک عظیم الشان فتح ہے جو اُس مباہلہ میں جماعت احمدیہ اور بانی جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئی۔

عالمگیر جماعت نے امریکہ دورہ کے دوران ان روحانی لمحات کو ایم ٹی اے کے ذریعے نہ صرف محسوس کیا بلکہ بجلی کی سی حرارت اپنے اندر پیدا کر کے اپنی روحانیت کو بھی بڑھایا۔ یہ ایم ٹی اے بھی ہمیں روحانی بلندیوں کی طرف لے جانے کا موجب ہوا جو حقیقت میں ایک عظیم پیشگوئی کی تکمیل ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؓ کی ایک پیشگوئی کے مطابق

’’آواز اور تصویر کو منتقل کرنے کے آلات اس قدر عام ہو جائیں گے اور آپ یعنی مہدی کے پیرو کار ان وسائل کو اتنی آسانی سے حاصل کر سکیں گے کہ اس حکومت کے دور میں ڈاکخانہ کی ضرورت محسوس نہ ہوگی۔‘‘

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں:

’’امام قائم کے زمانہ میں مومن مشرق میں بیٹھے بیٹھے اپنے بھائی کو مغرب میں اور مغرب کا باشندہ مشرق میں رہنے والے اپنے بھائی

بقیہ صفحہ 13 پر

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ امریکہ

اسلام کی فتح عظیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت مباہلہ میں ڈوئی کی ہلاکت

قسط دوم۔ آخری

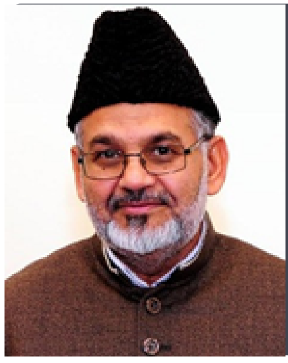

(کل مؤرخہ 11/ نومبر کے مضمون کا تسلسل)

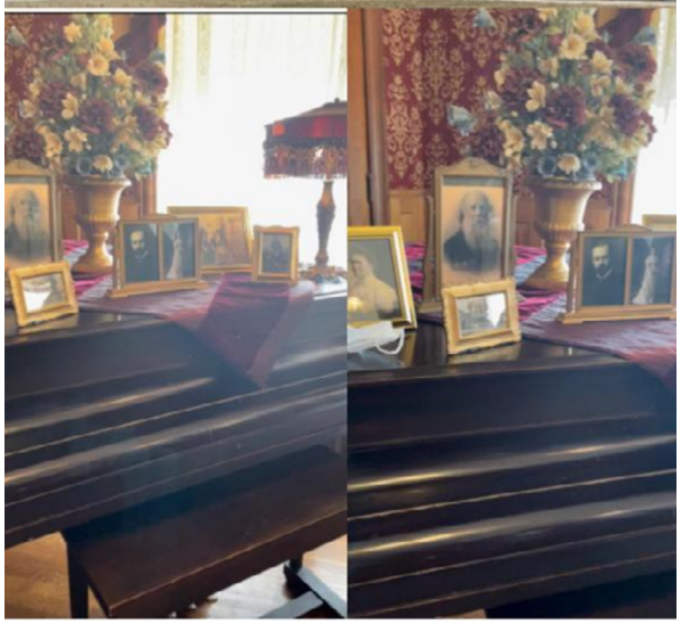

یہ وہی خنزیر تھا

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اس کی موت پر 17/ اپریل 1907ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں اس عظیم الشان پیشگوئی کے ظہور اور ڈوئی کے مرنے کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے لکھا کہ:

’’پس میں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔ اگر میں اُس کو مباہلہ کے لئے نہ بُلاتا اور اگر میں اُس پر بد دعا نہ کرتا اور اس کی ہلاکت کی پیشگوئی شائع نہ کرتا تو اس کا مرنا اسلام کی حقیّت کے لئے کوئی دلیل نہ ٹھہرتا لیکن چونکہ میں نے صدہا اخباروں میں پہلے سے شائع کرا دیا تھا کہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگا میں مسیح موعود ہوں اور ڈوئی کذّاب ہے اور بار بار لکھا کہ اس پر یہ دلیل ہے کہ وہ میری زندگی میں ذلت اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگیا۔ اس سے زیادہ کھلا کھلا معجزہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو سچا کرتا ہے اور کیا ہوگا؟ اب وہی اس سے انکار کرے گا جو سچائی کا دشمن ہوگا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔‘‘

(حقیقۃ الوحی صفحہ نمبر 515، 516 روحانی خزائن جلد 22 ایڈیشن 2009ء)

مکرم محمد جاوید صاحب نے اس عنوان پر اپنا ایک مضمون لکھا اور جو الفضل ربوہ 9/ مارچ 2000ء میں شائع ہوا۔ وہ لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب ڈوئی کی اس گستاخی کی اطلاع ملی تو آپؑ نے اللہ کے حضور اس فیصلے میں کامیابی کے لئے زیادہ توجہ اور الحاح سے دعائیں شروع کر دیں۔

ڈوئی کی اخلاقی موت اس طرح ہوئی کہ کچھ ہی عرصہ بعد ایک شخص نے خود کو ڈوئی کے بیٹے کے طور پر پیش کر دیا۔ 25/ ستمبر 1904ء کو ڈوئی نے اس کا انکار کیا۔ قریباً ایک سال بعد یکم اکتوبر 1905ء کو ڈوئی پر فالج کا شدید حملہ ہوا۔ 19/ دسمبر کو دوسرا شدید حملہ ہوا اور وہ بیماری سے لاچار ہو کر صیحون سے ایک جزیرہ کی طرف چلا گیا۔ جونہی وہ صیحون سے نکلا تو مریدوں کو علم ہوا کہ وہ نہایت ناپاک، شرابی اور تمبا کو نوش انسان تھا۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ اُس نے ایک لاکھ سے زائد روپیہ صیحون کی خوبصورت عورتوں کو بطور تحائف دے دیا تھا۔ ڈوئی ان الزامات سے اپنی بریت ثابت نہ کر سکا۔ آخر اپریل 1906ء میں اس کی کونسل کے نمائندوں نے ہی اُس کو برطرف کر کے والوا کو اپنا قائد منتخب کر لیا۔ ڈوئی نے عدالتوں کے ذریعہ صیحون اور روپے پر قبضہ حاصل کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ جب وہ واپس صیحون آیا تو کوئی شخص بھی اُس کے استقبال کو موجود نہ تھا۔ جسمانی حالت ایسی تھی کہ خود ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا تھا اور اُس کے حبشی غلام اُسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جاتے تھے۔ اسی حالت میں وہ دیوانہ ہوگیا اور 9/ مارچ 1907ء کی صبح بڑی حسرت کے ساتھ دنیا سے کوچ کر گیا۔

اسی طرح الفضل 22/ نومبر 2008ء میں ایک مضمون مکرم کریم ظفر ملک صاحب نے تحریر کیا جس میں یہ دلچسپ اور ایمان افروز بات بھی درج ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ 1972ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب جب عالمی بینک میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے تو ایک دفعہ شکاگو تشریف لائے۔ خاکسار ان دنوں ILLINOIS سٹیٹ میں نیا نیا مقیم ہوا تھا اور بنک میں ملازم تھا۔ ایک دن محترم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب مرحوم کا فون آیا کہ حضرت میاں صاحب ZOIN آرہے ہیں۔ اُسی روز ڈاکٹر صاحب ہمیں ایک بڑے Nursing Home میں لے گئے اور ایک کمرہ میں لے جا کر ایک بوڑھے امریکی سے پوچھا کہ کیا تمہیں ڈاکٹر ڈوئی کے بارہ میں کچھ یاد ہے؟ تو اس نے برملا کہا کیوں نہیں میں خود اس کا پیروکار تھا اور ZOIN کا ہی رہنے والا ہوں۔ وہ ہمارا مذہبی رہنما تھا اور بہت اثر و رسوخ والا اور مال دار انسان تھا اور ہزاروں اس کے مرید تھے۔ اسی اثنا میں دوسرے بستر والا شخص بھی ہماری گفتگو میں شامل ہو چکا تھا۔ پھر ڈاکٹر صاحب کے استفسار پر کہ آخر اس کا کیا ہوا؟ تو کہنے لگا کہ انڈیا کے کسی قصبے میں ایک شخص کے ساتھ اس کی خط و کتابت شروع ہوگئی تھی۔ اس نے مسیح ہونے کا دعویٰ بھی کیا تھا۔ پھر کافی دیر اُن میں خط و کتابت رہی اور اخبارات کی سرخیاں بھی بنتی رہیں۔ بالآخر ڈاکٹر ڈوئی بہت ہی بیچارگی اور رنج و غم کی حالت میں مر گیا۔

اُس امریکی نے سوال کیا کہ ہم کیوں اس سے یہ پوچھ رہے ہیں اور کیا ہم اس انڈیا والے مہدی کے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔ تو خاکسار نے برملا حضرت صاحبزادہ صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا کہ ہاں یہ بزرگ انسان اُنہی کا پوتا ہے جنہوں نے ڈاکٹر ڈوئی کے اس طرح ہلاک ہونے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ وہ امریکی تو جہاں حیران ہوا۔ مگر میری نظر جب حضرت میاں صاحب کے چہرے پر پڑی تو ان کا ایسا چہرہ خاکسار نے زندگی میں کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔ ایک نور کا پیکر انکساری سے آنکھیں جھکی ہوئیں اور یقیناً خدا تعالیٰ کے اس نشان سے انتہائی متاثر اور ان کا چہرہ اس طرح دکھائی دیا کہ خود چہرے کا نور حضرت اقدس کی سچائی کی گواہی دے رہا ہو۔

ڈوئی کی موت کا ذکر شکاگو کے ٹریبیون اخبار نے یوں کیا تھا: ’’ڈوئی کل صبح 7 بجکر 40 منٹ پر شیلو ہاؤس میں مر گیا اس کے خاندان کا کوئی فرد بھی موجود نہ تھا۔ یہ خود ساختہ پیغمبر بغیر کسی اعزاز کے اور بالکل کسمپرسی میں مر گیا۔‘‘

نشان فتح عظیم اور زائن جماعت

خدا تعالیٰ کے فضل سے حق کا بول بالا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا عظیم الشان نشان حضرت مسیح موعودؑ کی دعائے مباہلہ کے ذریعہ ظاہر فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب آخری زمانے میں مسیح موعود اور امام مہدی آئیں گے تو حکم و عدل ہوں گے۔ ان کے ذریعہ صلیبی عقائد کو پاش پاش کر دیا جائے گا نیز خنزیر کو بھی وہ قتل کریں گے۔ اس حدیث کے صحیح مصداق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہیں جنہوں نے زائن میں ڈوئی کے ساتھ مباہلہ کر کے اس خنزیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مباہلہ کے ذریعہ ہلاک کر کے دکھایا۔ کیوں کہ یہ خبیث باطن ہمارے پیارے آقا سید الانبیاء کو گالیاں دیتا اور نَعُوْذُ بِاللّٰہِ جھوٹا سمجھتا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تبلیغ یہاں اس زائن میں پہنچی اور ڈوئی کی عبرتناک موت سے یہاں پر توحید باری تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند شان سے گاڑ دیا گیا اور اس کی آبیاری کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا فرمایا کہ امریکہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک مخلص اور فدائی جماعت قائم ہوگئی۔ خاکسار امریکہ میں کئی جماعتوں کی دن دگنی ترقی کا ذکر کرنے سے پہلے زائن کا ذکر کرتا ہے۔ اس کے بعد امریکہ کی ترقی کی طرف آؤں گا۔ ان شاء اللہ

کچھ زائن جماعت کے متعلق

1965ء تک یہاں جماعت نہ تھی۔ شاید ہی یہاں کوئی احمدی آیا گیا ہو۔ جس وقت امریکہ میں صرف چند ایک مبلغین ہی کام کر رہے تھے۔ یہاں پر سب سے پہلے مولوی شکر الٰہی صاحب تشریف لائے۔ آپ 1945ء سے امریکہ میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ 1964ء میں مولوی شکر الٰہی صاحب نے شکاگو میں خدمت سرانجام دی اس کے بعد آپ زائن میں متعین ہوئے۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب مرحوم ابن حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب خالد احمدیت یہاں آ کر سیٹلڈ ہو گئے۔ آپ محترم فلاح الدین شمس صاحب نائب امیر امریکہ کے

بڑے بھائی تھے۔ مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس پیشہ کے لحاظ سے ایک ڈاکٹر تھے۔ آپ نے ڈوئی کے ماننے والے کچھ بوڑھے لوگوں کا علاج بھی کیا تھا۔ ڈاکٹر صلاح الدین صاحب کی فیملیز اور بھائیوں کے علاوہ زائن کے ارد گرد کچھ لوگ تھے جن کو ملا کر زائن کی جماعت بنی اور یہ سب زائن ہی میں اکٹھے ہو کر نمازیں پڑھتے اور میٹنگز کرتے تھے۔

محترم علی رضا صاحب اور ان کی اہلیہ ناصرہ رضا صاحبہ اس علاقہ کی مقامی احمدیوں میں ایسے ہیں جنہوں نے یہاں تبلیغ کی۔ اگرچہ یہ دونوں سینٹ لوئس سے تعلق رکھتے تھے۔ ہر دو یہاں کے ہی اپنی وفات تک ہو کر رہ گئے تھے۔ محترم علی رضا صاحب نے 1947ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ آپ کی اہلیہ محترمہ ناصرہ رضا صاحبہ کی والدہ صاحب محترمہ طاہرہ رشیدہ صاحبہ سب سے زیادہ عمر پانے والی خاتون تھیں جو کہ 103سال تک زندہ رہیں۔ اس کے بعد تبلیغ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں احمدیت کی محبت پیدا کر دی اور سکول و کالج کے طلباء اور دیگر لوگ احمدیت میں داخل ہوئے جن میں سے کچھ کے نام درج ذیل ہیں۔

فضل عمر صاحب، احمد خالد صاحب، محمد رشید صاحب، بشیر محمود صاحب، صدیقہ محمود صاحبہ، عالیہ رشید صاحبہ، عبدالحکیم صاحب، حمیدہ حکیم صاحبہ، ناصر حکیم صاحب، حسن حکیم صاحب (صدر زائن رہے ہیں)، فضل کریم صاحب، عبدالکریم صاحب (یہ شکاگو جماعت کے بڑے عرصہ تک صدر جماعت رہے ہیں) بشیر داؤد صاحب، مصطفیٰ عبداللہ صاحب، قدیرہ عطاء صاحبہ، عزیز ڈار صاحب، ذکی ڈار صاحب، حافظ ڈار صاحب، فکیرہ احمد صاحبہ، امینہ حکیم صاحبہ، احمد نور الدین صاحب، احمد خالد صاحب اور محمد صادق صاحب۔ ان میں سے بعض احمدی احباب اپنی نمازوں، میٹنگز کے لئے احمدی گھروں میں اکٹھے ہوتے تھے۔ نمازیں بھی وہاں ہی جماعت کے ساتھ پڑھنے، تبلیغ کے پلان بھی بناتے اور اسی کے مطابق عمل ہوتا رہا۔ نماز جمعہ کے لئے احباب جماعت نے کرایہ پر جگہ حاصل کرنی شروع کی یہ ایک ہوٹل تھا اور گرانڈ ایونیو اور جے نی سی سٹریٹ پر واقع تھا۔ اب تو یہ ہوٹل وہاں نہیں رہا۔

زائن کی یہ جماعت واکیگن کی جماعت کہلاتی تھی۔ جو کہ آفیشل 1969ء میں بنی اور پھر اس میں عہدے داروں کا انتخاب مولوی

شکر الٰہی صاحب نے کرایا۔ فضل عمر صاحب اس جماعت کے پہلے صدر بنے اور عالیہ رشید صاحبہ صدر لجنہ منتخب ہوئیں۔ اس کے بعد یہاں کی احمدیہ کمیونٹی نے ریلوے سٹیشن کے قریب ڈاؤن ٹاؤن میں ایک جگہ اپنی تبلیغی، تربیتی سرگرمیوں کے لئے چنی۔

وسکانسن کے ساؤتھ ایسٹرن علاقہ کا ایک شہر Racine (رے سن) میں 1979ء میں یہ جماعت اکٹھی ہوئی تھی۔ جو بعد میں زائن کی جماعت کہلائی۔ یہ یاد رہے کہ شروع شروع میں اس بڑے ملک امریکہ میں لوگ کوئی کہیں تو کوئی کہیں رہتا تھا اور اب بھی ایسے ہی ہے لیکن اب جماعت بڑی ہوئی ہے۔ لیکن اس وقت کوئی ایک سٹیٹ میں تو دوسرا کسی اور سٹیٹ میں پھر جو نزدیکی شہر بنتا اس میں سب اکٹھے ہو جاتے تھے۔ پھر خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور آہستہ آہستہ احمدیوں کی تعداد تبلیغ کے ذریعہ بڑھنے لگی اور شہروں میں لوکل طور پر جماعتیں قائم ہوئیں جب یہ سب لوگ رے سن (Racine) میں اکٹھے ہونے لگے تو یہاں پر مکرم ابوبکر صاحب پہلے صدر منتخب ہوئے۔ اس کے بعد دوسرے لوگ صدر بنے لیکن اس وقت بھی مکرم ابوبکر صاحب ہی زائن جماعت کے صدر ہیں اور آپ کی اہلیہ سسٹر Dhiya Bakr۔ صدر لجنہ اماء اللہ یو ایس اے ہیں۔ ابوبکر صاحب کے بعد مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب صدر جماعت زائن منتخب ہوئے مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب کے گھر پر نمازیں اور میٹنگز ہوتی رہیں۔ 1983ء میں جماعت نے یہاں پر مشن ہاؤس کے لئے ایک عمارت خریدی۔ یہ جگہ 2103 Gabriel Ave پر واقع ہے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی قیادت میں ایک بڑی جگہ خریدی ہے۔ جس میں گزشتہ سال ایک بڑی مسجد کی تعمیر کے لئے سنگ بنیاد رکھا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اس وقت تکمیل کے مراحل میں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

(نوٹ: یہ بھی یاد رہے کہ مولوی شکر الٰہی صاحب جماعت سے خلافت ثالثہ میں الگ ہو گئے تھے۔)

جماعت احمدیہ امریکہ کی ترقی کی موجودہ صورت حال

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ دن رات خلافت کے زیر سایہ ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اس وقت جماعت امریکہ کی ترقی کی مختصر سی جھلک پیش کرتا ہوں:

1. **تعداد جماعت:** 64۔ نوٹ اس سے قبل جماعتوں کی تعداد 74 بیان کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جماعتیں کم ہو گئی ہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو بڑی شہروں کی جماعتوں میں مدغم کر دیا گیا ہے۔ مثلاً لاس اینجلس، شکاگو، سان فرانسسکو، نیویارک، میری لینڈ، ورجینیا کی چھوٹی جماعتیں بڑی جماعتوں میں شامل ہو گئی ہیں۔ اس لئے تعداد میں کمی ہے لیکن تعداد کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے تعداد بڑھی ہے۔ الحمد للہ۔
2. **تعداد مساجد:** سن 2020ء تک مساجد کی تعدد 56 ہے۔
3. **تعداد مشن ہاؤسز:** 60۔ اس میں 4 جگہیں کرایہ پر حاصل کی ہوئی ہیں۔
4. **مبلغین کی تعداد:** 2020ء تک 35 تھی۔ لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے زیادہ ہو چکی ہے۔

زائن جماعت میں نئی مسجد ’’فتح عظیم‘‘ کا سنگ بنیاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 10/ جولائی 2021ء کو زائن بینٹن ٹاؤن شپ ہائی سکول (Zion Benton Township High School) کے ایڈوٹوریم میں ایک عالی شان اور پر وقار تقریب کا آغاز ہوا۔ جس میں ہمارے نائیجیرین بھائی مکرم حافظ مبارک احمد صاحب کو کوئی نے پرسوز آواز میں تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد مکرم جنید لطیف صاحب نے تقریب کا تعارف کرایا اور مکرم ابوبکر صاحب صدر جماعت زائن نے سب کو خوش آمدید کہا۔ مکرم فلاح الدین شمس صاحب نائب امیر امریکہ نے اس موقعہ پر زائن مسجد کے بارے میں تفصیلات بیان کیں۔

مکرم انور محمود خان صاحب نے جو ہمارے نیشنل سیکرٹری تحریک جدید ہیں نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانیوں کا ذکر کیا ہے کہ یہ رقم کس طرح حاصل ہوئی اور احباب جماعت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اس کے بعد کانگرس کے ممبر جو الیناس سٹیٹ کے ڈسٹرکٹ 8 سے تعلق رکھتے ہیں نے جماعت احمدیہ کی خدمات اور مسجد کی تعمیر پر جماعت کو مبارک باد دی۔ اس کے بعد زائن کے میئر نے تقریر کی اور جماعت احمدیہ کی تاریخی خدمات کو سراہا اور خصوصاً زائن کے حوالہ سے مسجد کی تعمیر کو سراہا۔ ان کے بعد Mr.Joyce Mason اور پولیس کے انچارج لیک کونٹی الیناس نے تقاریر کیں۔

اس موقعہ پر ممبر آف کانگرس Ms Gwen Moore کا پیغام خط کی صورت میں مکرم جنید لطیف صاحب نے پڑھ کر سنایا اور پھر سب سے آخر میں مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے تقریر فرمائی۔ سب کا اس خوشی اور بابرکت تقریب میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کیا اور اسلام میں مسجد کی اہمیت کو بیان کیا۔ یہاں پر ممبر آف کانگرس مِس گی ون مور کے خط اور ترجمہ دیا جارہا ہے۔

اس موقعہ پر ممبر آف کانگرس مِس گیون مُور (Gwen Moore) نے اپنے پیغام میں کہا:

’’یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے کہ میں امریکہ کی احمدیہ مسلم کمیونٹی کو 10/ جولائی 2021ء کو زائن الینوائے میں پہلی بامقصد مسجد کی تعمیر کے لئے سنگ بنیاد رکھنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ جس طرح آپ نے صیحون میں پہلی بامقصد مسجد کی تعمیر کی بنیاد رکھی بالکل اسی طرح مذہبی کمیونٹیز، شہر ملواکی کو برقرار رکھنے کی ہی بنیاد ہیں۔ کسی بھی خاندان، کمیونٹی اور یہاں تک کہ فرد کی مضبوطی کی جڑ مذہبی استقامت اور عزم میں ہی پیوست ہیں۔

یہ اسلامی کمیونٹی، ملواکی شہر کی سب سے بڑی اور مضبوط ترین مذہبی برادریوں میں سے ایک ہے۔ خاص طور پر میرے کانگریشنل ڈسٹرکٹ

میں مجھے مختلف قوموں کے بہت سے مسلمانوں کی نمائندگی کرنے پر فخر ہے۔ میرے ضلع کی احمدیہ مسلم کمیونٹی اور ملک بھر کی باقی تمام احمدیہ مسلم جماعتیں ان اقدار کی عکاسی کرتی ہیں جن کے لئے ہم بحیثیت قوم ہر روز کوشش کرتے ہیں۔ جیسے پڑوسیوں سے محبت، شہری کے فرائض، اور مصیبت میں مضبوط ایمان۔

میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے اپنے چوتھے کانگریشنل وومن ہونے کے طور پر نمائندگی کا موقع دیا۔ میں خاص طور پر آپ کے نیشنل امیر مرزا مغفور احمد صاحب کو بھی سراہنا چاہوں گی۔ جو ہم میں آج موجود ہیں۔ میں آپ کے عالمی سربراہ مرزا مسرور احمد صاحب کی قیادت کو بھی خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ جنہوں نے اس ملک کی 60 سے زائد جماعتوں سمیت پوری دنیا میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کی ترقی کی قیادت کی ہے۔ انہوں نے عالمی امن اور بین المذاہب شراکت داری کے لئے انتھک جدوجہد کی ہے۔ ان تمام لوگوں کے لئے اونچی آواز بننے کے لئے انتھک جہدوجہد کی ہے۔ ان لوگوں کے لئے اونچی آواز بننے کے لئے آپ کا شکریہ جو اپنے لئے اور تمام لوگوں کے امن اور بہبود کے لئے نہیں بول سکتے۔

وسکانسن 4th کانگریشنل ڈسٹرکٹ کی جانب سے میں اور میرا عملہ پہلی بامقصد تعمیر شدہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

گیون مُور، ممبر آف کانگرس

مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ناگی کولمبس سے اپنے ایک مضمون میں رقمطراز ہیں جو الحکم کی اشاعت میں ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی مباہلے کی دعا کے نتیجے میں ڈاکٹر ڈوئی 1907ء میں ایک اذیت ناک بیماری میں مبتلا ہو کر اُنسٹھ برس کی عمر میں ہلاک ہوا۔ سچائی کا بول بالا ہوا۔ ایوننگ امریکن شکاگو (Evening American Chicago) نے 9/ مارچ 1907ء کی اشاعت میں ڈاکٹر ڈوئی کی کہانی کے خلاصہ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں قلم بند کیا:

فتح عظیم اور المناک ناکامی نے ڈاکٹر ڈوئی کی زندگی کو داغدار کیا۔ اس نے چند بڑے کام انجام دیئے لیکن اس کے برعکس بدنامی کا باعث بننے والے کام اچھے کاموں سے کئی گنا زیادہ تھے۔ اس نے ایک عقیدہ روشناس کرایا لیکن ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس نے ایک شہر بسایا اور وہ اسی شہر سے دربدر کیا گیا۔ اس نے لاکھوں ڈالرز کی جائیدادیں بنائیں لیکن وہ شخص غربت کے اندھیروں میں ڈوب گیا۔ طاقت کے نشہ نے جو وقت اسے بخشی اسی نے ہی اسے خوار کیا۔ اس کے مریدوں کی تعداد ہزاروں میں تھی لیکن جب وہ لقمہ اجل بنا تو سوائے چند وفاداروں کے سب اسے چھوڑ گئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے اب اسلام کی تبلیغ اور ترقی کے لئے زائن شہر میں ایک الشان کمپلیکس تعمیر کر رہے ہیں۔ اس جگہ پر ایک مسجد تعمیر ہو گی جس کا نام ''مسجد فتح اسلام'' رکھا گیا ہے۔ اس کمپلیکس کے سنگ بنیاد کی تقریب مؤرخہ 10/ جولائی 2021ء تک پائے تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ یہ منصوبہ 8 ایکڑ راضی پر مشتمل ہے اور لیوز ایونیو (Lewis Avenue) اور ستائیس سٹریٹ (27th Street) پر واقع ہے۔ اس منصوبے کی لاگت کا تخمینہ 50 لاکھ ڈالر لگایا گیا ہے۔ عمارت کا ڈیزائن جدید اور روایتی طرزِ تعمیر کا شاہکار ہو گا جو عمارتیں تعمیر ہوں گی۔ ان کا رقبہ تقریباً 13000 مربع فٹ ہو گا۔ مرکزی جگہ پر نماز کے لے ایک بڑا ہال اور کمیونٹی روم (Community Room) بنے گا جبکہ باورچی خانہ تہ خانے میں بنے گا۔ اسلامی طرز کا ایک مینار اس کمپلیکس کی شان کو دوبالا کر دے گا۔ تمام عمارتیں تین ایکڑ رقبہ پر محیط ہوں گی جبکہ بقیہ سات ایکڑ اراضی دوسرے کاموں کے لئے استعمال ہو گی۔ کافی بڑا حصہ گرین ایریا (Green Area) ہو گا۔ اس کے علاوہ اس کمپلیکس کا ایک ضروری جزو ایک دوسرے ہال کی تعمیر ہے۔ جس میں تاریخی نوعیت کی دستاویز اور تصاویر کا اہتمام کیا جائے گا۔ یہ قیمتی نوادرات امریکی تاریخ احمدیت کو اجاگر کریں گے۔

سنگِ بنیاد کی تقریب زائن بینٹن ٹاؤن شپ سکول (Zion Benton Township School) میں منعقد ہوئی جس میں جماعت احمدیہ کے سرکردہ عہدیدار، کانگرس کے چند شرکاء، کاونٹی (County) کے مقتدر اربابِ اختیار اور مقامی قانون نافذ کرنے والے احباب خاص طور پر مدعو کئے گئے تھے۔

زائن شہر کے میئر بلی میکینی (Billy McKinney) نے تقریب کے آغاز میں سپاس نامہ پیش کیا۔ امیر جماعت احمدیہ امریکہ مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب اس تقریب کے روحِ رواں اور کلیدی مقرر تھے انہوں نے اپنی تقریر میں کہا:

''اسلام میں مسجد کا مقام صرف خدا کے گھر کا ہی نہیں جہاں مسلمان باجماعت عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں بلکہ یہ جگہ امن و سلامتی اور اسلامی اخوت کے لئے مخصوص ہے۔ یہ مسجد احمدیہ جماعت زائن کو ایک خدائے واحد کی پرستش کی ذمہ داری اور اس کی مخلوق کی دیکھ بھال یاد دلاتی رہے گی۔''

ظہرانے کے بعد کئی مہمانوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد احباب نے کمپلکس اور مسجد کی بنیادوں میں اینٹیں رکھیں۔ تقریب کے آخر میں احمدیہ مسلم کمیونٹی زائن کے صدر مکرم ابو بکر نے اپنی ٹیم کے احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے انتھک محنت سے اس منصوبے کے لئے دن رات کام کیا۔

مسجد کا نام مسجد فتح عظیم

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا نام ''مسجد فتح عظیم'' عطا فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اس خوشی اور بابرکت موقعہ پر تمام جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ 10/ جولائی 2021ء کو جو تقریب ہوئی اس سارے پروگرام کا انعقاد ہمارے نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ مکرم امجد محمود خان صاحب اور ان کی ٹیم کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

اس تقریب کے بعد مکرم امیر صاحب صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب تمام احباب کی معیت میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھے جانے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور سنگ بنیاد رکھا۔ امید ہے یہ مسجد اس سال کے پہلے چوتھائی حصہ میں ان شاء اللہ مکمل ہو گی اور ہم انتظار کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کا خود افتتاح فرمائیں گے۔ آمین

اس تقریب میں خاکسار کو بھی شامل ہونے کی سعادت ملی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

زائن سے متعلق معلومات اور فوٹوز مکرم ناصر الدین شمس صاحب ابن مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب مرحوم جو حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کے پوتے ہیں نے مہیا فرمائیں۔ فَجَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا۔

خاکسار دوبارہ یہ بات دہرانا چاہتا ہے کہ لوگوں کو اندازہ ہی نہیں کہ ڈوئی کتنا مشہور، امیر اور طاقتور انسان تھا۔ پوری دنیا اس کو جانتی تھی اور سیاستدان بھی اس کی تائید کرتے تھے۔ وہ ایک ایسا بافراست انسان تھا جس پر مذہبی حکومت کو قائم کرنے کے لئے اعتماد کیا جاتا تھا۔ وہ پرانے عہد نامہ کے قوانین کا سخت پیرو کار تھا۔ اس نے اپنے نمائندگان کو سؤر کا گوشت کھانے، شراب نوشی اور تمبا کو نوشی کرنے سے سخت منع کر رکھا تھا اس کو یہ بھی لگتا تھا کہ تمام بیماریاں روحانی علاج سے ٹھیک ہوسکتی ہیں اور وہ ان کے لئے میڈیکل کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

اپنے نقطۂ نگاہ سے جب اس نے زائن شہر کی منصوبہ بندی کی تو اس نے زمین کا ایک بڑا پلاٹ خریدا جو مشی گن جھیل پر تھا اور دو بڑے شہروں (شکاگو اور ملواکی) کے درمیان میں تھا اور ٹرین اسٹیشن اس سے آدھے راستے پر واقع تھا۔ اس نے شہر کو یونین جیک برطانیہ کے جھنڈے کی طرف پر وضع کیا اور اس نے گرجا گھر کو بالکل مرکز میں رکھا جہاں دونوں صلیبیں ملتی تھیں اور ہر گلی کا نام بائیبل سے رکھا۔ یعنی اس شہر کو مسیح کی دوسری آمد کے استقبال کے لئے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ ڈوئی کو یقین تھا کہ وقت قریب ہے اور یہ پیشگوئی اس نے 1902ء میں کی تھی کہ یہ 25 سال کے اندر اندر ہو گا۔ شائد اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ خود کو ایلیا کہتا تھا جو آخری دنوں میں مسیحا کے ظاہر ہونے کا راستہ ہموار کرے گا۔ ہاں اس شخص نے غرور و تکبر سے مسیح محمدی کے بارے میں کہا تھا۔

''ہندوستان کا ایک بے وقوف محمدی مسیح مجھے بار بار لکھتا ہے کہ یسوع مسیح کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تُو کیوں اس شخص کو جواب نہیں دیتا۔ مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ مَیں ان مچھروں اور مکھیوں کو جواب دوں گا۔ اگر مَیں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو مَیں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 509)

پس یہ وہی مسیح محمدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہے کہ جس کی دعا سے یہ شخص نابود اور ذلت کی موت سے مرا اور اس طرح توحید باری تعالیٰ، اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند ہو کر ایک ''فتح عظیم'' کا نشان بن گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے موقع پر

بن گئی اک اور مسجد نام ہے فتح عظیم
افتتاح اس کا کیا ہے حضرت مسرور نے
شہر ڈوئی میں یہ مسجد بن گئی ہے اک نشاں
کر دیا ہے اس کو روشن میرے رب کے نور نے

(خواجہ عبدالمومن۔ ناروے)

---•••---

تائیدِ رب الوریٰ سے پھر ہوئے رسوا عدو
زمزمہ پیرا صداقت روح مہکانے لگی
زندگی کا چاند اترا قریۂ صیحون میں
روشنی سے دل دھلے اور چاندنی گانے لگی

(جمیل الرحمٰن۔ لندن)

مرتبہ: عطیۃ العلیم۔ ہالینڈ

محبت ہو تو ایسی کہ ہرادا دل کو لبھائے

مسجد فتح عظیم اور حضور انور کے دیدار کے بعد تاثرات

قسط 2

(تسلسل کے لئے دیکھیں الفضل آن لائن 11/ نومبر 2022ء)

’’اب شہر کی چابی محفوظ ہاتھوں میں ہے‘‘ نے طبیعت پر گہرا اثر کیا

جیسا کہ احباب کے علم میں ہے کہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ستمبر کے آخری ہفتے صیہون (زائن) شہر کا دورہ کیا اور 27/ ستمبر 2022ء کو مسجد ’’فتح عظیم‘‘ کا افتتاح کیا ہے۔ ویسے تو خلیفۂ وقت کا ہر دورہ ہی تاریخی، اہم اور بابرکت ہوتا ہے۔ مگر صیہون شہر کے دورے کی خاص بات ہے جو اسے باقی تمام دورہ جات سے ممتاز کرتی ہے اور اس طرح اس کی اہمیت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ یہ دورہ کئی جہات سے اہمیت کا حامل ہے۔

صیہون وہ شہر ہے جہاں دشمنِ احمدیت ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی نے اسلام کو نابود کرنے اور اپنے فرقے کو دنیا پر غالب کرنے کا دعویٰ کیا۔ اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہ خدا کی طرف سے رسول ہے اور یحییٰ ثانی بطور ارہاص کے آیا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نعوذ باللہ) خدا کے بیٹے ہی نہیں بلکہ خود خدا ہیں۔

اسلام کے سپہ سالار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے مباہلہ کے لئے للکارا اور یہ بھی کہا کہ اگر یہ مباہلے سے بھاگا، تب بھی اس دشمن اسلام اور اس کی جماعت کی ہلاکت مقدر ہے۔ چنانچہ خدائی تقدیر سے ایسا ہی ظہور میں آیا اور ڈاکٹر ڈوئی نے اپنی زندگی میں پہلے ذلت اور نامرادی دیکھی اور اس کی جماعت کا شیرازہ بکھر گیا اور لمبی بیماری کے بعد کسمپرسی اور بے بسی کی حالت میں اس دنیا سے رخصت ہوا۔ اس طرح اس کی پیشگوئیاں جھوٹی ثابت ہوئیں اور حضرت مسیح موعودؑ کو فتح عظیم عطا ہوئی اور اسلام کی صداقت پر ہمیشہ کے لئے مہر لگ گئی۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ اس نے خاکسار کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دورہ شہر صیہون اور اس میں بننے والی مسجد ’’فتح عظیم‘‘ کے بابرکت افتتاح کے موقع پر شمولیت کی توفیق دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ’’فتح عظیم‘‘ کے بعد ان کے پانچویں جانشین اور خلیفۂ وقت کا اس شہر کا دورہ کرنا اور ایک مسجد کا افتتاح کرنا، اس فتح کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اس طرح فتح پر فتح ہوتی نظر آتی ہے اور یہ بات ثابت کرتی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی فتح ایک وقتی فتح نہیں تھی بلکہ یہ ایک مستقل اور دائمی فتح تھی جس کے پھل مختلف وقتوں میں ظہور پذیر ہوتے رہیں گے اور اسلام کا بول بالا ساری دنیا میں ہوگا اور ہر ایک مذہب پر اسلام کا غلبہ ثابت ہوگا۔ ان شاء اللہ العزیز۔ اسی طرح مسجد کا قیام بھی اسلام کی صداقت کو ڈنکے کی چوٹ پر ثابت کرتی ہے۔ ڈاکٹر ڈوئی اسلام کو دنیا سے نابود کرنے کی کوشش میں تھا اور اس کے لئے وہ دعائیں مانگا کرتا تھا۔ مگر خدائی تقدیر نے دنیا کو یہ دکھایا کہ اس کا بھیجا ہوا مذہب اسلام ہی سچا مذہب ہے اور اب صرف اسی مذہب کو خدائی تائید و نصرت حاصل ہے۔ اسی لئے خدائی منشاء کے مطابق اسی شہر میں ایک خوبصورت مسجد ’’فتح عظیم‘‘ تعمیر ہوئی ہے اور اس طرح توحید اسلام کا جھنڈا ہمیشہ ہمیش کے لئے گاڑ دیا گیا اور ڈاکٹر ڈوئی کی دعائیں اور کوششیں خاک میں مل گئیں۔ الحمد للہ علی ذالك۔ اسی طرح مسجد میں ایک بہت اچھی نمائش بھی منعقد کی گئی تھی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ڈاکٹر ڈوئی کے مباہلے کا تفصیلی ذکر تھا۔ اس کے لئے خوش نما اور جدید طرز پر نمائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ تمام اخبارات کے اصل حوالہ جات کے حقیقی عکس رکھے گئے تھے اور بعض اخبارات اپنی اصل شکل میں بھی موجود تھے۔ ان اخبارات نے حضرت مسیح موعودؑ اور ڈاکٹر ڈوئی کے مقابلہ مباہلہ اور فتح عظیم کا بر ملا اظہار کیا تھا۔ ان اخبارات کو دیکھنے سے بھی ایمان میں بہت اضافہ ہوا اور حق الیقین نصیب ہوا۔ اس نمائش میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کریم رنگ کا کوٹ بھی موجود تھا۔ یہ بھی ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہم اس بابرکت کوٹ کو دیکھنے اور اس سے برکت پانے والے بنے۔ امریکہ جماعت نے یقیناً بہت محنت سے اس نمائش کا انعقاد کیا اور تمام اخبارات کو جمع کیا تھا اور اس طرح یہ ایک رہتی دنیا کے لئے احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

بروز ہفتہ خاکسار کو مسجد کی افتتاحی تقریب میں شمولیت کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ تقریب بھی بہت ایمان افروز تھی۔ اس تقریب میں اہم غیر مسلم شخصیات مدعو تھیں۔ پیارے آقا نے صیہون شہر کے میئر کو جو یہ فرمایا کہ ’’اب اس شہر کی چابی محفوظ ہاتھوں میں ہے۔‘‘ یہ جملہ بہت ہی گہرا اور پر حکمت ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہے کہ جس شہر کی بنیاد ایک دشمنِ اسلام نے عیسائیت کو غلبہ دینے اور اسلام کو مٹانے کے لئے رکھی تھی اور اپنی ذاتی رقم سے اس شہر کی زمین کو خرید کر آباد کیا تھا۔ آج اسی شہر کی چابی حضرت مسیح موعودؑ کے خلیفہ کو دی گئی ہے۔ اللہ اکبر۔ ان روح پرور اور ایمان افروز نظاروں کے ساتھ ساتھ عبرت کے نظارے بھی دیکھے۔ خاکسار کو دشمنِ اسلام ڈاکٹر ڈوئی کے گھر جانے، اس کی فیکٹری اور قبر پر جانے کا بھی موقع ملا۔ ان باقیات اور اثار کو دیکھنے سے بھی ایمان کو بہت فائدہ ہوا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے یہ تمام چیزیں ہمارے لئے محفوظ کر رکھی ہیں تا کہ ہم ان کو دیکھ کر اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں۔ ڈاکٹر ڈوئی کوئی معمولی انسان نہ تھا بلکہ اچھا خاصا اثر و رسوخ رکھنے والا امیر اور ذہین شخص تھا اور اس کی ترقی بہت تیزی سے ہو رہی تھی۔ بہت معمولی عرصہ میں اس نے ترقی حاصل کرنا شروع کر دی تھی۔ اس کے بہت سے پیروکار تھے جو اس پر بہت اعتقاد رکھتے تھے اور بہت مالی معاونت کرنے کے علاوہ کاروبار میں بھی بہت شراکت کر رہے تھے۔ اس طرح اس کی فیکٹری بھی بہت اچھی چل رہی تھی اور بہت منافع کما رہی تھی۔ مگر حق کی مخالفت کرنے کی وجہ سے یہی شخص عبرت کا نشان بن گیا۔ اب اسی شہر میں سوائے معدودے چند کے کوئی بھی اسے نہیں جانتا تھا۔ اس کا بیٹا بھی 1945ء میں لاولد ہو کر مرا۔ اس طرح ڈاکٹر ڈوئی کی نسل ہمیشہ ہمیش کے لئے ختم ہوگئی۔ اس کی قبر بھی ایک معمولی قبروں کی طرح تھی۔ خاکسار نے اس کی قبر پر جاکر یہ پیغام دیا کہ ’’تم دنیا سے اسلام کو نابود کرنا چاہتے تھے اور اس کے لئے دعائیں کرتے تھے اور تم نے حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلے پر آنا بھی مناسب نہیں سمجھا اور کوئی وقعت نہیں دی۔ مگر اب اسی مسیح کے غلاموں نے اس شہر میں مسجد تعمیر کر ڈالی ہے۔ یہ اسلام کی ترقی کی کھلی گواہی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے اور تم اور تمہارے دعوے یقیناً جھوٹے تھے۔ اب اسلام ہمیشہ ہمیش کے لئے ترقی کرتا چلا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز‘‘

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے خاکسار کو اس شہر میں جانے کا موقع دیا۔ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیچھے ’’مسجد فتح عظیم‘‘ میں نمازیں پڑھنے اور دعائیں کرنی کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ’’فتح عظیم‘‘ کی برکات ساری دنیا میں پھیلا تا چلا جائے اور اسلام احمدیت کا جھنڈا ساری دنیا میں لہرانے لگ پڑے اور ساری انسانیت ایک روحانی بادشاہ کے ماتحت متحد ہو جائے اور ہم اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرنے والے ہوں۔ آمین اَللّٰھم آمین۔

(مقصود احمد منصور۔ مبلغ انچارج گیانا)

عظیم معجزہ

اللہ کے فضل سے خاکسار کو بھی زائن میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر شرکت کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

میرے لیے اس بابرکت اور تاریخی موقع پر شامل ہونا کسی معجزہ سے کم نہیں تھا۔ میں پاکستان سے چھ ماہ کے لیے اپنی ریسرچ کے سلسلے میں امریکہ گئی تھی۔ جب مجھے حضور انور کے دورہ کی اطلاع ملی تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ زائن سے میرے شہر کا راستہ چار یا پانچ گھنٹہ کی مسافت پر تھا۔ میرے لیے کسی بھی خلیفۂ وقت کو دیکھنے کا پہلا موقع تھا۔ اس وقت مجھے زائن شہر کی تاریخی اہمیت کا اتنا گہرا علم نہیں تھا اور پروگرام کے ایک ہفتہ بعد میری واپسی کی فلائیٹ بک تھی۔ اس لیے میرا دل شکر کے جذبات سے لبریز تھا۔ مجھے زائن شہر میں پانچ دن رہنے کا موقع ملا۔ ان دنوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی امامت میں نمازیں پڑھنے کی توفیق ملی۔ زائن شہر کی تاریخی حیثیت کا اندازہ وہاں لگی ایک نمائش سے ہوا کہ کس طرح ڈوئی نے امام الزماں کو چیلنج دیا اور کہا کہ کسی مسلمان کو اس شہر میں داخل نہیں ہونے دوں گا۔ آج ایک دور دراز ملک کے چھوٹے سے گاؤں قادیان کے ایک شخص کی دعاؤں کی قبولیت کا نشان ہم اپنی آنکھوں سے ایک بار پھر پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ الحمد للہ۔ یہ ’’فتح عظیم‘‘ کا نشان 125 سال پہلے ڈوئی کی ہلاکت کے ساتھ پورا ہوا تھا اور آج اسی شہر میں خلیفۂ وقت ایک بادشاہ کی طرح آتا ہے اور مسجد کے افتتاح کے ساتھ دوسری ’’فتح عظیم‘‘ کا اعلان کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ فتح محض ہلاکت تک ختم نہیں کی بلکہ اس شہر میں اسی مسیح مہدی موعود کے ماننے والوں کو وہاں بسا کر ایک تبلیغ کا ذریعہ بنا کر جاری رکھی۔ نیز حضور انور کا تقریب میں میئر سے شہر کی چابی وصول کرتے ہوئے یہ فرمانا کہ The key of this city is in safe hands اس فتح عظیم پر مہر لگا دیتا ہے اور یہ نظارہ آنکھوں سے دیکھنا ایک احمدی کو شکر کے جذبات سے بھر دیتا ہے۔

جہاں غیر احمدی اس زندہ معجزہ پر حیران تھے۔ تمام احمدی احباب بھی خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء بجا لا رہے تھے۔ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ خدا تعالیٰ

نے اس زمانہ میں 125 سال بعد بھی ایک زندہ نشان کو گواہ بنایا اور امام مہدی کی سچائی کو شان سے ثابت کر کے ہمارے ایمان کو تقویت بخشی۔اس پر جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہی معلوم ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ہماری نسلوں کو بھی ایسے نشانات دکھاتا چلا جائے۔آمین۔

(عروج نجم الثاقب)

زائن شہر کی رونق دیدنی تھی

مؤرخہ 26؍ ستمبر 2022ءکوصبح کے تقریباًچاربجے جامعہ احمدیہ کینیڈاکے درجہ رابعہ کے 14 طلباءپرمشتمل قافلہ نے پیس ویلج سے اجتماعی دعا کے بعدامریکہ کے شہرزائن کے لیے رخت سفر باندھا۔جہاں حضور پرنور سیدنا مسرورخلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس مسجد فتح عظیم زائن امریکہ کا افتتاح کرنا تھا۔سفر چونکہ طویل تھا اس لئے دوران سفر آنے والی تمام نمازیں مقررہ وقت پر باجماعت ادا کیں۔زائن کے وقت کے مطابق شام ساڑھے پانچ بجے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے منزل مقصود پرپہنچ گئے۔اس شہر کی رونق دیدنی تھی اور کیوں نہ ہوتی !نبیوں کے سردار رسولوں کے سرتاج محمدعربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسیح اور مہدی کے خلیفہ حضرت مسرور آرہے تھے۔حضور کے استقبال کے لئے کیا چھوٹے اور کیابڑے سب جمع ہوئے تھے۔ہر آنکھ منتظر تھی اور ہر دل خوشی سے جھوم رہاتھااور زیرلب یہ روز کرمبارک سبحان من یّرانی کاترانہ الاپ رہاتھا۔ہم نے بھی دُور ونزدیک سے آئے ہوئے شمع خلافت کے پروانوں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اورآپ کا دیدار کیا۔ان دیدار کرنے والوں میں کچھ تو وہ تھے جو پہلی دفعہ آپ کو دیکھ رہے تھے اور اکثریت میرے جیسے احباب کی بھی تھی جو کووڈ۔19 کی وباکے پھیلاؤ کی وجہ سے آپ سے لندن جاکر ملاقات نہیں کر سکتے تھےان سب کے لئے عید کا ساسماں تھا۔پیارے آقا کی تشریف آوری سے فضانعرۂ تکبیر سے گونج اٹھی۔حضورایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی بچوں اور بڑوں کے سلام، ترانوں اورنغموں کا جواب مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلاکر دیا۔مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور انور کی اقتداء میں ادا کیں۔مؤرخہ 28؍ ستمبر 2022ءبروز بدھ ہمیں مسجد فتح عظیم کے اندر تیسری صف میں پیارے آقا کی امامت و اقتداء میں نمازمغرب اور عشاءادا کرنے کی توفیق ملی اور پیارے حضور کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ بھی مل گیا۔حضور انور کی امامت میں ساری نمازیں ادا کرنے کی توفیق ملی۔30؍ ستمبر 2022ءجمعہ کادن نہ صرف تاریخ احمدیت بلکہ زائن کی تاریخ کا بھی ایک اہم دن تھا۔اس دن حضرت مرزاغلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ السلام کے پانچویں خلیفہ نے ایک ایسے شہرمیں خدا کے گھر کاافتتاح کرناتھاجہاں سے مسیح موعودعلیہ السلام کے ایک معاند اعظم نے آپ سے ٹکر لی تھی اور آپ کے بارے میں نہایت نازیبا الفاظ استعال کئے تھے۔مگر آپ علیہ السلام نے اسے اور اس جیسے تمام دشمنانِ احمدیت کو کیا خوب جواب دیا تھا۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زارونزار

آج اسی شہرمیں ہاں ڈوئی کے شہرمیں جسے وہ اپنے زعم میں اپنا شہر کہتا تھامگر آج مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے ساتھ ہی یہ شہر مسیح پاک علیہ السلام کا شہر بننے جا رہا تھا۔جہاں خدا کے ماننے والوں اور مسیح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کو ایک مسجد بنانے کی توفیق ملی۔جس کا افتتاح اس مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ نے نماز جمعہ سے کیا۔ہمیں بھی اس تاریخی جمعے میں حضور انور کی اقتداء میں شمولیت کی توفیق ملی۔

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اب اس مسجد فتح عظیم سے روزانہ پانچ وقت کی اذانوں کے ذریعہ توحید کابول بالا ہو گااور حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کے ماننے والے اپنی شبانہ روز نمازوں اور دعاؤں کے ذریعہ جہاں خدا کی حمدوثنا کریں گے وہاں ان کا عبادتوں میں خشوع وخضوع اور ان کے اخلاق کریمانہ اہل زائن کے دلوں کو جیتنے کا باعث بھی بنیں گے۔ان شاءاللہ۔

دنیابھر میں بسنےوالے احمدیوں نے بھی حضرت امیرالمؤمنین کےاس تاریخی اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ اور اگلے دن ہفتہ کے روز کے پروگرام جس میں ایک کثیر تعدادمقامی لوگوں کی تھی پیارے حضور کے ایمان افروز خطاب سے حظ اٹھایا۔یہ نظارے سب نے ایم ٹی اے کی آنکھ سے دیکھے۔

یہ فتوحات نمایاں یہ تواتر سے نشاں
کیا یہ ممکن ہیں بشر سے کیا یہ مکاروں کا کار
میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

(ماہدشریف ناصر۔متعلم جامعہ احمدیہ، کینیڈا)

’’غلام احمد کی جے‘‘

میں 22؍ ستمبر 2022ء کو Zion IL پہنچااور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا معجزہ دیکھا۔وہ قصبہ صہیون جس پر کبھی ایک متکبرشخص کاغلبہ تھاجو سمجھتا تھا کہ وہ گاڈ فادر ہے اور تمام مسلمانوں کوقتل کرنا چاہتا ہے۔

اسی بستی میں اس وقت ان کا نام کسی کو یاد نہیں سوائے اللہ تعالیٰ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکمیل کا۔

نئ مسجد فتح عظیم کی تعمیر سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے وعدہ مسیح کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔صہیون کا بادشاہ الیگزینڈر ڈوئی بے بسی کے ساتھ پڑا ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور مرزا مسرور احمد کو شہرصہیون کی چابیاں عطا فرمائی تھیں۔’’غلام احمد کی جے‘‘

(ناصر حفیظ ملک ہیوسٹ)

زائن میں گزرے زندگی کے یادگار لمحات

خاکسار کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ کے تاریخی دورہ پر زائن جانے کا موقع ملااور جمعہ پڑھنے نیزمسجد کے افتتاح کے ضمن میں دیئے گئے استقبالیہ میں بھی شمولیت کی سعادت ملی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جب خدا تعالیٰ سے علم پاکر مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ فرمایا تو ہر ایک طرف سے آپ کی مخالفت کا طوفان برپا ہونے لگا ایسے حالات میں خدا تعالیٰ نے الہاماً آپ کو خبر دی کہ ’’دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا‘‘ اس الہام میں یہ جو بتایا گیا تھا کہ زور آور حملوں سے سچائی ظاہر ہو گی اس سے واضح پتہ چلتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مقابلہ دنیا کے اعتبار سے بڑے بڑے لوگوں اور طاقتور حکومتوں اور جتھوں سے بھی ہونا تھا کیونکہ زور آور حملہ اسی وقت ہوتا ہے جب مدمقابل بھی زور آور ہو۔انہی میں سے ایک ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی بھی تھا جو 1847ء میں پیدا ہوااور مدعی مسیح موعود تھا یہ بہت دولتمند ہونے کے علاوہ کافی اثر ورسوخ کا حامل تھااور بہت شہرت پا گیا تھا ہزاروں کی تعداد میں اس کے مرید بھی بن گئے تھے اس نے اسلام دشمنی کا گویا ٹھیکہ لے رکھا تھا اسی اپنے مشن کی تکمیل میں اس نے شکاگو (امریکہ) کے قریب اپنا شہر ’’زائن‘‘ اس ارادہ سے بسایا کہ وہاں عیسائیت کو فروغ دے گااور اسلام کوختم کرے گا جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسے للکارا اور مباہلہ کا چیلنج دیا تو اس وقت وہ اس قدر اپنی طاقت اور غرور کے نشہ میں تھا کہ جواب تک دینا بھی گوارانہ کرتا تھااور جب اس کو جواب دینے کے لئے کہا گیا تو بڑے ہی تکبرانہ لہجے میں اس نے کہا کہ کیا میں ان مکھیوں اور مچھروں کا جواب دوں اگر میں ان پر اپنا پاوں رکھوں تو کچل کر رکھ دوں لیکن آخرکار خدا تعالیٰ کی قہری تجلی ظاہر ہوئی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مباہلہ کی دعا کےنتیجہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی عبرتناک موت کا شکار ہوکر آپکی سچائی پر گواہ بن گیا جسے خودحضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ’’فتح عظیم‘‘ قرار دیا اور اللہ تعالیٰ کی شان کہ اب اسی شاتم رسول کے اپنے بسائے ہوئے شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام۔مسجد کی تعمیر اور پھر خلیفة المسیح کا دورہ ہوا جو اسی فتح عظیم کے نظارے ہیں جن کی خبر مسیح آخرالزماں نے دی تھی اور ابھی معلوم نہیں مستقبل میں خدا تعالیٰ کی تقدیر اور کیا کچھ دکھاتی ہے اور یہ فتح عظیم کس کس شکل میں احمدیت کی صداقت کی گواہی دیتی چلی جاتی ہے ایک عرصہ سے زائن شہر جانے اور اپنی آنکھوں سے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے نظارے دیکھنے کی خواہش تھی اور پھر جب وہاں مسجد کی تعمیر اور پیارے آقا کے بنفس نفیس دورہ کی خبر ملی تو یہ خواہش بڑی شدت سے مچلنے لگی مسجد فتح عظیم کا افتتاح جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک بار ہی آنا تھا چنانچہ اس میں شمولیت کے لئے پیارے آقا کی خدمت اقدس میں لکھا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اجازت تو دے دی لیکن اسے امیر صاحب امریکہ کی اجازت کیساتھ مشروط فرما دیا جب مکرم امیر صاحب امریکہ سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ جگہ کی تنگی کے باعث انتظامات بہت محدود ہیں سوچا خدا تعالیٰ کی نصرتوں کے کیا ہی نرالے سلوک ہوتے ہیں کہاں گستاخ رسول کا اس شہر کو بساتے وقت یہ چیلنج کہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے عیسائیوں کو اس شہر اور دوسرے شہروں میں لا کر آباد کرنا ہے یہاں تک کہ محمدی مذہب ختم ہو جائے اور کہاں سچے مسیح محمدی کے دیوانے دنیا کے کونے کونے سے اس شہر میں پہنچ رہے ہیں اور بیشمار فدائین احمدیت آنے کو بے چین وبیقرار ہیں لیکن جگہ اور انتظامات کی تنگی کی وجہ سے مجبور ہیں۔ اللہ اکبر بہرحال یہ خاکسار کی خوش قسمتی کہ اجازت مل گئی اور آخری لمحات میں رخت سفر باندھا شکاگو ائیر پورٹ پر پہلے سے جماعتی انتظام کے تحت منیب بھائی موجود تھے ان کیساتھ تعارف کرتے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زائن پہنچنے اور رفقید المثال استقبال کی بابت ایمان افروز گفتگو کرتے کم وبیش ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد زائن پہنچا اور پھر جیسے ہی خوبصورت مسجد فتح عظیم پر نگاہ پڑی دل کی عجیب کیفیت ہوتی گئی اس کی خوشی کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے اس کے بعد اس لمحہ کا

بقیہ صفحہ 11 پر

محمد مطیع اللہ جوئیہ۔ مبلغ سلسلہ امریکہ

اے محبت! تو عجب آثار نمایاں کردی

دورۂ امریکہ کے دوران احمدی بچوں کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اظہار محبت

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کی سرزمین کو اپنے ورودِ مسعود سے برکت بخشی۔ آپ کا مبارک دورۂ امریکہ ستمبر 26/ کو شروع ہوا اور اکتوبر 17/ تک رہا۔ اس دوران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ہفتہ زائن، ایلانوئے، ایک ہفتہ ڈیلس، ٹیکساس اور آخری ہفتہ سلور سپرنگ، میری لینڈ میں قیام فرمایا۔ اس مبارک دورہ میں احبابِ جماعت ہائے امریکہ نے اپنے محبوب آقا کی صحبت سے بھرپور روحانی فیض پایا اور الگ الگ انداز میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

ایک بارہ سالہ لڑکا نمازیوں کی قطار میں سب سے آگے

نمازوں کے لئے انتظامیہ نے مسجد سے باہر لائن کا انتظام کیا ہوا تھا۔ ایک چیز جو نہایت پُر اثر معلوم ہوئی یہ تھی کہ احبابِ جماعت مسجد میں حضور انور کے پیچھے نماز ادا کرنے کے لئے گھنٹوں پہلے ہی لائن میں کھڑے ہونا شروع ہو جاتے تھے۔ ان لوگوں میں چھوٹے بڑھے جوان بزرگ سب شامل تھے۔ بزرگوں نے جو لمبا عرصہ کھڑے نہیں ہو سکتے تھے ساتھ کرسیاں لی ہوئی تھیں جن پر بیٹھ کر یہ وقت ذکر الٰہی میں گزارتے۔ خلوص و وفا کے اس جذبے میں بچے بھی پیچھے نہیں رہے۔ ڈیلس، ٹیکساس جماعت کے مکرم سید نعمان خضر نے بتایا کہ وہ نمازِ فجر ادا کرنے کے معاً بعد ہی نمازِ جمعہ کے لئے مسجد کے صدر دروازے پر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اتنی جلدی جانے کے باوجود وہاں پر احباب کی ایک لمبی لائن بن چکی تھی اور شدید سردی کے باوجود اس لائن میں سب سے پہلے ایک گیارہ بارہ سالہ لڑکا کھڑا تھا تا کہ جمعہ کے دوران وہ اپنے آقا کا قریب سے دیدار کر سکے۔ یہی منظر ڈیلس اور میری لینڈ میں بھی دیکھنے کو ملا۔ خاکسار 14/ اکتوبر کو نمازِ فجر ادا کر کے دوسرے دوستوں کے ساتھ مسجد سے باہر آقا کا دیدار کرنے کے لئے آیا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جوں ہی مسجد سے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے تو ساتھ ہی ہم نے پارکنگ لاٹ میں تقریباً سو افراد کی ایک لمبی لائن دیکھی۔ خاکسار کو تجسس ہوا کہ اس وقت یہ کس چیز کے لئے لائن میں کھڑے ہیں۔ جا کر پوچھا تو معلوم ہوا یہ بچے بزرگ اور جوان نمازِ جمعہ کے لئے 7 گھنٹے پہلے ہی لائن میں کھڑے ہیں۔

اے محبت تو عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم بہ رہِ یار تو یکساں کردی

امریکہ میں وقت کی بہت قدر ہے بعض تو اسے مال و زر سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں۔ کام سے رخصت لینا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ اس سے لوگوں کا روزگار متاثر ہوتا ہے۔ مگر دیکھنے میں آیا کہ لوگ کام کاج سے چھٹی لے کر صرف اپنے پیارے امام کے دیدار کی غرض سے حاضر ہوئے۔ نہ ملاقات کی آس نہ کوئی دنیاوی لالچ، یہ لوگ ہزاروں میل کی مسافت طے کر کے صرف اس لئے آئے ہوئے تھے تا کہ اپنے محبوب آقا کی ایک جھلک نصیب ہو جائے۔ محبت کے اس جذبے کے اظہار میں ہر طبقہ یکساں نظر آیا۔ جو لوگ ٹرک چلانے کا کام کرتے ہیں وہ بھی پیچھے نہیں رہے۔ ڈیلس میں پارکنگ لاٹ بہت وسیع تھا۔ اس میں متعدد ٹرک نظر آئے جو ایسے خادموں کے تھے جو دن بھر اپنے محبوب آقا کی اقتدا میں نمازیں ادا کرتے اور ڈیوٹیاں دیتے اور رات وہیں پارکنگ لاٹ میں بسر کرتے۔ ورجینیا جماعت کے عزیزم مجتبیٰ نے بتایا کہ انہوں نے ٹرک لوڈ ہی ایسا لیا تھا جس کے ذریعہ وہ ڈیلس شہر میں حضور انور کے دیدار کے لئے ہفتہ قیام کر سکیں۔ موصوف نے یہ بھی بتایا کہ انہیں میری لینڈ میں 70 سے 80 ایسے خدام نظر آئے جو ٹرک کا کام چھوڑ کر مسجد بیت الرحمان میں حاضر ہوئے تھے۔ نیز بتایا کہ صرف ایک لڑکے کو وہ جانتے ہیں جو مسجد بیت الرحمان میں نہیں آیا اور عجیب بات یہ کہ اس جوان کا ٹرک رستے میں ہی خراب ہو گیا جس پر اس کی ہزاروں ڈالرز لاگت آئی۔ اس خادم نے اعتراف کیا کہ اسے یہ نقصان اس لئے ہوا کیونکہ اس نے خدا تعالیٰ کے خلیفہ کی بابرکت صحبت سے فیض اٹھانے کو نظر انداز کیا۔

We Love You Huzur

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورۂ امریکہ کے دوران 105 نمازیں پڑھائیں اور ہر نماز میں عشاق کا ہجوم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دیدار اور دعاؤں کے لئے بے تابی سے انتظار کرتا۔ جب بھی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائش گاہ سے تشریف لاتے یا واپس تشریف گاہ کی طرف آتے تو یہ احباب مختلف انداز میں اپنی محبت کا اظہار کرتے۔ بعض بچے ''السلام علیکم پیارے حضور!'' کہتے سنائی دیتے تو بعض ''We Love you Huzur'' کہتے۔ ڈیلس میں ایک کم سن بچی بہت بھلی معلوم ہوتی۔ جب بھی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لاتے تو اس کی بلند آواز سب کو یہ کہتے ہوئے سنائی دیتی کہ ''السلام علیکم پیارے حضور! میرا نام عالیہ ہے۔''

Don't go Huzur,please

الوداع کا منظر بھی ہر شہر میں منفرد تھا۔ خاص طور پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی میری لینڈ سے روانگی کے وقت ہر شخص کے چہرے پر اداسی، ہر آنکھ اشک بار تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب رہائش گاہ سے تشریف لائے تو تقریباً 10 منٹ تک احباب کے درمیان قیام فرمایا۔ اس دوران چھوٹے بڑے سب نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ بعض پُر جوش نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے تو بعض اپنے انداز میں حضورِ انور سے خلوص دکھا رہے تھے۔ نئی نسل کے وہ بچے جن کو اردو زیادہ نہیں آتی وہ انگریزی میں ہی اظہارِ محبت کرتے نظر آئے۔ ایک بچہ فرطِ محبت میں ''Don't go Huzur, please!'' کہتا ہوا بھی سنائی دیا۔ ایسی محبت صرف خدا تعالیٰ ہی دلوں میں ڈال سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خلافت کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے، آمین۔

تیری دید کو ترس گئی ہیں اے مسرور! آنکھیں

شب و روز برس رہی ہیں میری مجبور آنکھیں
تیری دید کو ترس گئی ہیں اے مسرور! آنکھیں

کب تک رہے گا فراق کب تک رہے گا دل مچلتا
کسی روز تو فیض پائیں گی ان شاءاللہ ضرور آنکھیں

حسرت ہے آپ کو جی بھر کے دیکھ لوں ایک بار
اس کے بعد ہو جائیں چاہے بے نور آنکھیں

میرا دل میری روح و جان، نورِ چشم آپ پر قربان
گر دید نہیں نصیب کس کام کی ہیں حضور آنکھیں

جو مجھ کو میرے حبیب تک لے چلے طاہر
زندگی بھر رہیں گی اُس کی مشکور آنکھیں

(طاہر احمد شہزاد)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ زائن (Zion) امریکہ 2022ء کی چند جھلکیاں

آج سے ایک سو بیس سال پہلے الیگزینڈر ڈوئی جیسے ایک جھوٹے دعویدار اور دشمن اسلام کی ہلاکت کی پیش گوئی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی۔ اس کے شہر زائن میں جس کے بارہ میں اس کا کہنا تھا کہ کوئی مسلمان یہاں داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ عیسائی نہیں ہو جاتا وہاں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو مسجد فتح عظیم بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ امریکہ کی صد سالہ جوبلی کی تقریبات کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تاریخی شہر Zion میں تشریف لاکر مسجد فتح عظیم کا افتتاح فرمایا اور اور امریکہ کے خوش قسمت لوگوں کو شرف ملاقات بخشا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زائن (Zion) میں مصروفیات کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

26/ستمبر 2022ء بروز سوموار

26/ ستمبر 2022ء کا دن جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ میں ایک تاریخ ساز اور انتہائی مبارک دن ہے۔ آج کے دن حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے لیے اپنا پانچواں سفر اختیار فرمایا۔ حضور انور کے اس انتہائی مبارک دورہ کا آغاز امریکہ کے شہر زائن (Zion) سے ہوا۔

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا زائن (Zion) کی سرزمین سے شروع ہونے والا یہ دورہ انتہائی غیر معمولی برکتوں اور کامیابیوں کا حامل دورہ ہے۔ جان الیگزینڈر ڈوئی کے شہر Zion میں ’’مسجد فتح عظیم‘‘ کی تعمیر بھی امریکہ کی صد سالہ جوبلی کی تقریبات کا ایک انتہائی اہم پروگرام ہے۔ اس تاریخی مسجد کا افتتاح اس دورہ میں ہوا اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات اور فتوحات کے دروازے کھلنے والے ہیں۔ ان شاء اللہ

یونائیٹڈ ایرلائن کی پرواز UA959 تین بجکر بیس منٹ پر ہیتھرو ایرپورٹ لندن سے شکاگو (امریکہ) کے لیے روانہ ہوئی۔ قریباً ساڑھے آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد شکاگو کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بجکر 53 منٹ پر جہاز شکاگو کے O,Hare انٹرنیشنل ایرپورٹ پر اترا۔

امیر صاحب یو ایس اے مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب اور نائب امیر یو ایس اے مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ نے جہاز کے دروازہ پر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

چھ بجکر چالیس منٹ پر ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد سات بجکر چالیس منٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا زائن جماعت میں ورود مسعود ہوا۔ مسجد ’’فتح عظیم‘‘ کو بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا جس کے باعث مسجد کے اردگرد کا وسیع احاطہ بھی روشن تھا۔

آخر وہ انتہائی بابرکت اور ہر ایک کے لیے یادگار اور تاریخ ساز لمحہ آپہنچا اور ٹھیک سات بجکر 35 منٹ پر حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام کا انتظام ’’مسجد فتح عظیم‘‘ کے بیرونی احاطہ میں واقع گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

27/ ستمبر 2022ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف دفتری امور کی ادائیگی کے بعد دوپہر ایک بجے مسجد فتح عظیم سے ملحقہ نمائش ہال میں تشریف لاکر نمائش کا معائنہ فرمایا۔

نمائش کی ایک اہم چیز وہ Kiosk تھا جس میں 160 اخباری تراشے جمع کئے گئے تھے اور world map کے مختلف حصوں کو Touch کرنے سے یہ تمام تراشہ جات 60انچ کی سکرین پر واضح طور پر پڑھے جاسکتے ہیں۔ حضور انور یادہ اللہ تعالیٰ نے اس نمائش کے معائنہ کے دوران اس Kiosk کو لانچ Launch کیا اور مختلف اخبارات کے تراشوں کا مطالعہ فرمایا۔

نقاب کشائی اور منارۃ المسیح

نمائش کے معائنہ کے بعد حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار پر لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور نے مینارہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ شہر کی انتظامیہ کی طرف سے مسجد کے ساتھ منارۃ المسیح کی طرز پر ایک مینارہ تعمیر کرنے کی بھی منظوری ملی ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے ’’مسجد فتح عظیم‘‘ اور اس سے ملحقہ ہال اور دفاتر کو ایک نقشہ کی صورت میں ایک بورڈ پر آویزاں کیا گیا ہے ان نقشہ جات کو ملاحظہ فرمایا۔ اس کے بعد مسجد سے ملحقہ ہال اور دفاتر اور گراؤنڈ فلور (Basement) میں بھی تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔

اس روز شام کے وقت حضور انور کی مختلف جرنلسٹس سے ملاقات تھی۔ حضور انور نے ان کے سوالوں کے جوابات عنایت فرمائے۔

شام چھ بجے کے بعد حضور انور نے مختلف فیملیز کو ملاقات کا شرف

بخشا۔ اس دن 32 فیملیز کو ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

28/ ستمبر 2022ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پر ’’مسجد فتح عظیم‘‘ میں تشریف لاکر نماز پڑھائی۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 42 فیملیز کے 186 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لاکر پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں مرد احباب کا ایک گروپ کی صورت میں اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا۔ اس گروپ میں شامل افراد کی تعداد 27 تھی جو مقامی جماعت Zion کے علاوہ دیگر چودہ جماعتوں سے آئے تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایک دوسرے ہال میں تشریف لے گئے جہاں لجنہ گروپ کی حضور انور کے ساتھ اجتماعی ملاقات تھی۔ خواتین کی تعداد 80 تھی جو کہ جماعت زائن (Zion) کے علاوہ دیگر سترہ مختلف جماعتوں اور علاقوں سے آئی تھیں۔ حضور انور نے خواتین سے ان کا تعارف اور تعلیم اور کیرئیر کے بارے میں دریافت فرمایا۔ طالبات کو حضور انور نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعض خواتین نے حضور کی خدمت میں اپنی ’’الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ‘‘ کی انگوٹھیاں تبرک کرنے کی درخواست کی حضور نے ازراہ شفقت اس درخواست کو قبول فرمایا۔

29/ ستمبر 2022ء بروز جمعرات

بروز جمعرات حضور انور نے 6 فیملیز کے 27افراد اور مختلف گروپس جن میں لجنہ اماء اللہ کے 4 گروپس اور مرد حضرات کے 4 گروپس کو جو زائن کی مختلف جماعتوں سے آئے تھے ملاقات کا شرف بخشا۔

ان ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد احمدیہ مسلم سائنٹسٹ ایسوسی ایشن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات تھی۔ اس ملاقات کا انتظام ایک ہال میں کیا گیا تھا۔

حضور انور نے خاص طور پر ریسرچ کرنے والوں سے ان کے کام کے نتائج اور معاشرے پر اس کے اثرات کے بارے میں پوچھا۔

آخر پر ایسوسی ایشن نے حضور انور کی خدمت میں ایک آسٹرولیب پیش کیا۔ ایک ایسا آلہ جو پہلے زمانوں میں فلکیاتی پیمائش کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ ابتدائی مسلمان سائنس دانوں نے اسے ایجاد کیا تھا۔

30/ ستمبر 2022ء بروز جمعہ

آج جمعۃ المبارک کا دن ایک تاریخ ساز دن تھا جو احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ حضور انور کے نماز جمعہ پڑھانے کے ساتھ ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کے شہر زائن (Zion) میں مسجد فتح عظیم کا افتتاح ہوا اور اس شہر زائن کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا پہلا خطبہ جمعہ تھا جو ایم ٹی اے کے

ذریعہ ساری دنیا میں براہ راست لائیو نشر ہوا۔ ڈاکٹر ڈوئی نے تو اپنے اس بسائے ہوئے شہر زائن میں اسلام کی آواز کو ہمیشہ کے لیے بند کرنا چاہا تھا مگر اب وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس شہر میں اسلام کی آواز گونج رہی ہے۔ پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فتح عظیم تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

اس خطبہ کا خلاصہ 3/ اکتوبر کو الفضل آن لائن اور قدرے تفصیل سے خلاصہ مکرم عبدالماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر یوکے کی رپورٹ بابت 30/ ستمبر میں شائع ہوا بعد ازاں خطبہ کا مکمل متن 17/ ستمبر 2022ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اب اسے (مسجد فتح عظیم نمبر) کا بھی حصہ بنا دیا گیا ہے۔

یکم اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ

پروگرام کے مطابق 5 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نمائش ہال میں تشریف لائے جہاں ''Lake County NewsSun'' اخبار کی ایک صحافی خاتون Yadira Sanchez Olson صاحبہ حضور انور سے انٹرویو کے لیے آئی ہوئی تھیں۔ ان کے ساتھ مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے 13 افراد اس ملاقات میں شامل تھے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فتح عظیم کی افتتاحی تقریب میں شرکت فرمائی۔ اس تقریب میں مختلف جماعتوں اور ممالک سے آنے والے، عہدیداروں اور نمائندوں کے علاوہ 161 غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔

بعد ازاں زائن شہر کے میئر آنریبل Billy Mckinne نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور بعد میں موصوف نے حضور انور کی خدمت میں زائن شہر کی چابی پیش کی۔

شہر کے مختلف معززین کی تقاریر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔

2/ اکتوبر 2022ء بروز اتوار

آج پروگرام کے مطابق Zion سے Dallas کے لیے روانگی تھی۔

صبح سے ہی زائن اور دیگر مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت، مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لیے جمع تھی۔

11 بج کر 10 منٹ پر حضور نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ شکاگو کے لیے روانہ ہوا۔

12 بج کر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شکاگو ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔

اس سفر کے لیے جو بورڈنگ کارڈ مہیا کیا گیا تھا اس پر Khilafat Flight2022 لکھا ہوا تھا۔ فلائٹ کا نمبر KF.2022 تھا۔ بورڈنگ کارڈ کے ایک طرف یہ الفاظ درج تھے:

Ahmadiyya Muslim Community USA(100)
1920 - 2020
Centennial Khilafat Flight
in the company of
Hazrat Mirza Masroor Ahmad
Khalifatul Masih5(aba)

12 بج کر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز پر سوار ہوئے۔

12 بج کر 58 منٹ پر جہاز شکاگو کے انٹرنیشنل O,Hare ایئرپورٹ سے ڈیلس کے لیے روانہ ہوا۔

(یہ رپورٹ مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر کی رپورٹس سے خلاصہ کے طور پر مسز عائشہ چوہدری آف جرمنی نے تیار کی ہے۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ)

بقیہ: حضور انور کے دیدار کے بعد تاثرات...... از صفحہ 8

بڑی شدت اور بے چینی سے انتظار کرنے لگا کہ پیارے آقا کا دیدار ہو سکے اور جب پیارے آقا نمازوں کے لئے تشریف لائے تو نگاہ پڑتے ہی یوں لگا جیسے نور ہی نور ہے سارا ماحول ہی روحانیت سے پُر دکھائی دیتا تھا یہ کیفیت ایسی تھی جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت مصلح موعودؓ کا یہ شعر یاد آ رہا تھا کہ

تعریف کے قابل ہیں یارب! تیرے دیوانے
آباد ہوئے جن سے دنیا کہ ہیں ویرانے

ہاں دنیا کے اعتبار سے بیشک یہ ملک اور یہ شہر بلندیوں کو چھو رہا ہے لیکن روحانی اعتبار سے بالکل ویران دکھائی دیتا ہے جسے اب مسیح محمدی کے غلام روحانیت سے آباد کر رہے ہیں زائن میں سب سے بڑھ کر توجہ کا مرکز پیارے آقا خلیفۃ المسیح کا مبارک وجود تھا آپ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے لوگ اڈے چلے جاتے اور حضور انور کی گزرگاہوں پر دیر تک کھڑے رہتے اسی طرح ہر نماز میں لوگ گھنٹوں پہلے آ کر لائنوں میں لگ جاتے تا مسجد کے اندر جگہ مل سکے اور جمعہ کے دن کی کیفیت تو بیان سے باہر ہے فجر کی نماز کے بعد ہی احمدیت کے دیوانے لائنوں میں کھڑے ہو گئے معلوم نہیں ناشتہ بھی کیا کہ نہیں دیکھ کر دل ورطہ حیرت میں ڈوب گیا۔ اللہ اللہ عشق و محبت کے ایسے ایمان افروز نظارے تھے کہ انہیں دیکھ کر دنیا والے بیشک انہیں پاگل کہتے ہوں گے اور جہاں دشمن اسلام۔ گستاخ رسول اور جھوٹے مدعی مسیحیت الیگزنڈر ڈوئی کی روح پیچ و تاب کھاتی ہوگی وہاں یقیناً خدا تعالیٰ کے سچے مسیح موعودؑ کی روح عش عش کرتی ہوگی اور خدا تعالیٰ کے پیار کی نظریں پڑتی ہونگی۔ جوں جوں جمعہ کا وقت قریب آتا گیا ہر سمت گہما گہمی میں اضافہ ہوتا گیا مسجد کے علاوہ جو بڑا ٹینٹ لگایا گیا تھا وہ بھی کھچا کھچ بھر گیا پھر سامنے کے پلاٹس میں بھی جگہ نہ رہی تو ارد گرد جہاں بھی کسی کو جگہ ملی اسے غنیمت جانتے ہوئے اس تاریخی جمعہ میں شرکت کی سعادت پائی ایسا ایمان افروز نظارہ تھا جسے الفاظ میں سمونا ممکن نہیں۔ امریکہ اور دنیا کے بہت سے ممالک سے آئے ہوئے بہت سے عزیزوں اور دوستوں سے کئی کئی سال بعد ملاقات ہوئی بہت سے نئے روابط پیدا ہوئے۔ اگلے دن ہفتہ کے روز استقبالیہ کی پُروقار تقریب تھی اس میں بھی شرکت کا موقع ملا اور جب زائن شہر کے میئر نے پیارے آقا کو شہر کی چابی پیش کی تو بے اختیار دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو گیا اور آنکھیں شکر کے جذبات سے نم ہو گئیں چنانچہ چشم فلک نے زائن کی سرزمین میں جماعت احمدیہ کی فتح عظیم کے ایک اور نظارہ کی جھلک دیکھی۔ ''غلام احمد کی جے''۔ ''غلام احمد کی جے''۔ ''غلام احمد کی جے'' جماعت احمدیہ امریکہ کی یہ کاوش بھی بہت قابل قدر تھی کہ انتھک محنت اور کوشش کیساتھ تاریخی نوادرات اور دستاویزات اکٹھی کر کے ایک یادگار نمائش لگائی گئی جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کوٹ مبارک بھی شیشے کے غلاف میں محفوظ کر کے رکھا گیا تھا جس سے سب زیارت کرنے والے برکت ڈھونڈتے رہے ایک دیوار پر امریکہ کی اس اخبار کی قد آدم تصویر تھی جس پر لکھا ہوا تھا

Great is Mirza Ghulam Ahmad The Messiah

الغرض زائن میں جتنا بھی قیام رہا انتہائی یادگار اور ایمان افروز تھا میں اپنے آپ کو بے حد خوش قسمت تصور کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ برازیل کی نمائندگی میں ان تاریخی لمحات میں شرکت کا موقع ملا۔ ایں سعادت بزور بازو نیست۔ جس پر جتنا بھی شکر کروں کم ہے اللہ تعالیٰ ہمیں پیارے آقا خلیفۃ المسیح کے خطبہ جمعہ کے پیغام کو سامنے رکھتے ہوئے حقیقی رنگ میں عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے فتح عظیم کے مزید نظارے دکھاتا چلا جائے۔ آمین

وہ شہر جو کفر کا ہے مرکز، ہے جس پہ دین مسیح نازاں
خدائے واحد کے نام پر اک اب اس میں مسجد بنائیں گے ہم
پھر اس کے مینار پر سے دنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم
کلام رب رحیم و رحماں ببانگ بالا سنائیں گے ہم

(وسیم احمد ظفر۔ مبلغ انچارج جماعت احمدیہ نمائندہ الفضل آن لائن۔ برازیل)

ٹرانسکرپشن و کمپوزنگ: ابو اثمار اٹھوال

This Week with Huzoor

زائن شہر میں قیام کے دوران 30/ ستمبر 2022ء کو حضور کا پروگرام

جب صیہون کا یہ شہر شکاگو کے شمال میں 1900ء میں قائم ہوا تو اِس کے بانی نے یہ دعویٰ کیا کہ صیہون اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دے گا۔اس کے ایک سو سال بعد، اسلام اسی شہر کے عین درمیان اپنا گھر بسا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بروز سوموار مؤرخہ 26/ ستمبر 2022ء کی شام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امریکہ کے دورہ کے لئے شکاگو ائیر پورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ تاریخی دورہ کووِڈ کی وبا کے بعد پہلا دورہ ہے۔ائیر پورٹ سے جب حضور کا قافلہ Police Escort کے ساتھ صیہون کے لئے روانہ ہوا تو ایک ہزار سے زائد احمدی مسلمان ’’مسجد فتح عظیم‘‘ میں جمع تھے اور حضور کی تشریف آوری کا بڑی شدت سے انتظار کر رہے تھے۔حضور نے صیہون پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔صیہون کے مرکز میں روشن منار کے طور پر ’’مسجد فتح عظیم‘‘ کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح کے بابرکت ہاتھوں سے ہونا تھا جو حضرت مسیح موعودؑ کے پانچویں خلیفہ ہیں۔اسلام کے خلاف الیگزنڈر ڈوئی کی نفرت اور بانی اسلامؐ کے خلاف بدگوئی نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عاشق صادق یعنی حضرت مرزا غلام احمدؑ کو اسلام کے دفاع میں فوراً کھڑا کیا۔حضرت مسیح موعودؑ نے ڈوئی کو باز آنے پر متنبہ فرمایا لیکن اس نے آپؑ کی تنبیہ کی کوئی پرواہ نہ کی۔پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعودؑ نے ڈوئی کو مباہلہ کا چیلنج دیا کہ جو شخص ان میں سے جھوٹا ہے وہ سچے شخص کی زندگی میں ہلاک ہوگا۔پیشگوئی کے عین موافق ڈوئی جو عمر میں حضرت مسیح موعودؑ سے تقریباً 12 سال چھوٹا تھا اور جو بظاہر اپنی طاقت کے لحاظ سے عروج پر تھا اچانک فالج کا شکار ہوگیا اور 1907ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں متروک، مسترد اور ذلت کی حالت میں وفات پا گیا۔اس کی وفات سے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی پوری ہوئی جسے آپؑ نے الٰہی منشاء کے موافق فتح عظیم قرار دیا۔یہ محض ان لوگوں کے لئے ہی ایک عظیم نشان نہیں تھا جو ہندوستان میں آباد تھے بلکہ پوری مغربی دنیا میں لاکھوں لوگوں نے اس نشان کا مشاہدہ کیا اور یہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ شخص یعنی حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ کی صداقت کا عظیم الشان نشان ہے۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد فتح عظیم کی نقاب کشائی فرمائی۔نقاب کشائی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد کے احاطے میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی سے متعلق لگائی گئی نمائش دیکھی۔نمائش میں پیشگوئی کے حوالے سے مختلف مطبوعات دکھائی گئیں جن میں مباہلہ کے چیلنج کے متعلق معلومات ملتی ہیں۔

اسی روز ایک مشہور میڈیا چینل ریلیجن نیوز سروس نے حضور انور کا انٹرویو لیا۔صحافی نے حضور انور سے دورانِ انٹرویو مختلف سوالات پوچھے جس کی تفصیل یوں ہے:

صحافی: آپ کے لئے اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر یہاں آکر شامل ہونا کیوں ضروری تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’جہاں کہیں بھی ہم مسجد کا افتتاح کرتے ہیں تو عموماً ہماری متعلقہ ملک کی جماعت درخواست کرتی ہے کہ اگر ممکن ہو تو میں مسجد کے افتتاح کیلئے وہاں جاؤں۔چنانچہ جرمنی، یوکے وغیرہ میں مَیں کووِڈ سے پہلے عموماً مسجد کے افتتاح کے لیے سفر کیا کرتا تھا تاہم یہاں ایک خاص بات ہے۔جیسا کہ آپ نے نمائش سے دیکھا ہوگا، تو یہ بھی ان وجوہات میں سے ایک ہے۔اس کے علاوہ جیسا کہ میں نے بتایا کہ میں عموماً مساجد کا افتتاح کرتا ہوں اور افراد جماعت سے ملاقات کرتا ہوں اور یوں ان کی حوصلہ افزائی ہو جاتی ہے اور میں ان کو مسجد کے مقصد کے بارہ میں بتاتا ہوں کہ ہماری زندگی کا مقصد ہمارے ایمان اور مذہب کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے چنانچہ مساجد اسی مقصد کیلئے تعمیر کی جاتی ہیں اور میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ مسجد کی تعمیر پر صرف خوش ہی نہیں ہونا بلکہ اس بات کا احساس پیدا ہونا چاہیے کہ ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟اس طرح ان میں حوصلہ افزائی پیدا ہوتی ہے، ایک نیا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے اندر تبدیلی لاتے ہیں اور ان میں اپنے فرائض کا احساس پیدا ہوتا ہے۔‘‘

صحافی: آپ کیا امید رکھتے ہیں کہ لوگ ڈوئی کے واقعے سے کیا سبق سیکھیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’دیکھیں! ہمارا کام تو اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔قرآن تو فرماتا ہے کہ ’’دین میں کوئی جبر نہیں‘‘ اور یہ بھی فرماتا ہے کہ کسی کو مذہب بدلنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا بلکہ تم اپنا کام کرتے رہو۔وہ جو اپنا مذہب نہیں بدلتے ان کو کم از کم یہ احساس تو ہوگا کہ اسلام کی تعلیمات ایسی ہیں جو انسان سے اس بات کا مطالبہ کرتی ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ خوش اسلوبی کے ساتھ رہیں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ ’’میرا مقصد دنیا کے باشندوں کو خدا تعالیٰ کے قریب لانا ہے۔ان میں یہ فہم پیدا کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کیسے کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں کرنی چاہیے اور ان کو اپنے خالق کے سامنے جھکنا چاہیے۔دوسرا مقصد لوگوں کو یہ احساس دلانا ہے کہ ان کے ایک دوسرے پر کیا فرائض ہیں۔وہ ایک دوسرے کا احترام کریں، ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کریں۔یہی قرآن تعلیم دیتا ہے، یہی ہمارا ایمان ہے اور یہی ہمارا عمل ہے اور اس کی ہم تبلیغ کرتے ہیں۔‘‘

صحافی: کیا اب بھی منظم مذہب کا کوئی کردار ہے اور کیا مذہب امن کی آواز بن سکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’دیکھیں! ہم کہتے ہیں کہ مذہب کا مقصد کسی کو ڈرانا نہیں جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے دو مقاصد ہیں جن کیلئے بانی جماعت احمدیہ تشریف لائے ہیں۔اسلام کی حقیقی تعلیم کا احیاء اور حقیقی تعلیمات کی بنیاد اس پر ہے کہ لوگوں میں احساس پیدا ہو کہ ان کے اپنے خالق کی نسبت کیا فرائض ہیں اور دوسرے ان میں یہ احساس پیدا ہو کہ ان کے مخلوق کی نسبت کیا فرائض ہیں۔اگر آپ ان دو فرائض سے آگاہ ہیں تو ہم سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ہم زبردستی تو نہیں کریں گے۔ہم تبلیغ کرتے ہیں۔ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ کو ماننا پڑے گا ورنہ ہم ایسا کر دیں گے یا ویسا کر دیں گے۔ہم ان کٹر ملاؤں یا شرپسندوں کی طرح نہیں ہیں جو معاشرے کا امن خراب کر رہے ہیں۔ہم تو کہتے ہیں کہ ہمیں امن کے ساتھ رہنا چاہیے اور ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے۔قرآن تعلیم دیتا ہے کہ تم نے ایک دوسرے کے مذہب کا احترام ضرور کرنا ہے۔یہ بھی کہتا ہے کہ تم نے بت پرستوں کے بتوں کے خلاف بھی کوئی بری زبان استعمال نہیں کرنی ورنہ وہ بدلہ کے طور پر تمہارے خدا کے خلاف وہی زبان استعمال کریں گے اور اس کا یہ مطلب ہوا کہ تم اس زبان کے استعمال کی وجہ بنو گے۔پس ان لوگوں تک کا احترام کرو۔کسی کے خلاف بدگوئی نہ کرو، کسی مذہب کے معبود کے خلاف بد زبان استعمال نہ کرو۔‘‘

ہفتے کے دوران امریکہ کے احمدیوں کو اپنے پیارے امام کی قربت

میں وقت گزارنے کی توفیق ملی۔احمدیوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو فیملی ملاقات کرنے کا شرف ملا جبکہ دوسروں کو اجتماعی ملاقاتوں میں شمولیت کی توفیق ملی۔

مختلف احباب کا حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے بعد اظہار خیال

ایک شخص نے بیان کیا کہ: آج ہماری حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات تھی اور یہ میری اور میرے بچوں کی زندگی کا کل سرمایہ تھا۔اتنی شفقت تھی،اتنا نور تھا کہ میرے پاس اسے بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں ہیں۔میرا ایمان ہے اور آج میں نے یہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ خلیفۃ المسیح کا وجود ایک الٰہی وجود ہے جسے اللہ نے اس مقام پر فائز کیا اور مجھے یہ بھی پتہ چلا کہ یہ محبت دوطرفہ ہے ایک طرف نہیں ہے۔

ایک اور شخص نے بیان کیا کہ دنیا میں خدا تعالیٰ کے سب سے زیادہ مقرب وجود خلیفۃ المسیح ہیں اور خلیفۃ المسیح کی صحبت میں رہنا اور آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنا ایسی بات ہے جس سے ہم کئی سالوں سے محروم تھے۔حضور کی خوبصورت اور سریلی قرأت کو سننا اور آج وہاں پر موجود ہونا یقیناً دل کو موہ دینے کا موجب تھا۔موصوف نے عرض کیا کہ حضور کی اقتداء میں نمازیں پڑھنا ہی وہ واحد محرک ہے جس کی وجہ سے میں نے اپنی فیملی کے ساتھ یہ سفر اختیار کیا ہے۔میں نے اپنے کام سے اور میرے بچوں نے اسکول اور کالجوں سے چھٹی لی تا کہ ہم زیادہ سے زیادہ حضور کی صحبت سے مستفیض ہوسکیں۔

- ایک اور شخص نے بیان کیا کہ یہ میرے لئے پہلا موقع ہے کہ حضور کو بنفس نفیس دیکھ رہا ہوں۔حضور کو ٹی وی،ایم ٹی اے وغیرہ پر تو دیکھا ہے نیز حضور کے ساتھ خط و کتابت بھی رہی ہے جس میں حضور سے کئی معاملات کے بارے ہدایات لیتا رہا۔حضور انور ایدہ اللہ نے میری رہنمائی فرمائی اور میرے لئے دعائیں بھی کی ہیں لیکن اس وجود کو بنفس نفیس دیکھنا جس کے دیدار اور صحبت میں ہونے کیلئے میں ترستا تھا۔اس کو زندگی میں پہلی دفعہ دیکھنا ایک ایسا تجربہ ہے جو الفاظ میں ڈھالنا بہت مشکل امر ہے۔میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہ بہت ہی حسین اور دلربا لمحہ ہے۔

اس ملاقات کے دوران حضور نے بعض بچوں سے گفتگو بھی کی اور انہیں چاکلیٹ سے نوازا۔

جمعرات کے روز احمدیہ مسلم سائنسدان ایسوسی ایشن امریکہ کو حضور انور سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔حضور انور ایدہ اللہ نے استفسار فرمایا کہ آپ میں سے کتنے ایسے ہیں جنہوں نے پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے؟ جس پر بتایا گیا کہ 35 ایسے ہیں جنہوں نے پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے۔پھر حضور نے اس میٹنگ میں شامل مردوزن کی تعداد کا پوچھا جس پر بتایا گیا کہ مرد 45 اور خواتین 37 ہیں۔

مرد سائنسدان کی طرف سے ایک صاحب نے حضور کو بتایا کہ حضور! دسمبر 2019ء میں حضور نے یوکے میں منعقد ہونے والی احمدیہ مسلم ریسرچ ایسوسی ایشن کانفرنس میں اپنے خطاب کا اختتام ان الفاظ پر فرمایا تھا کہ اللہ کرے کہ ہم (لوگ) احمدی مسلمانوں کی سرکردگی میں ایک نیا اسلامی دور کامشاہدہ کرنے والے بنیں۔حضور! ہم نے اپنا یہ مشن بنایا ہے کہ ہم سائنس اور ٹیکنالوجی میں اسلام کے سنہری دور میں سب سے آگے ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ''یہ تقریباً چار سال قبل کی بات ہے۔آپ نے اُس وقت سے لیکر اب تک کیا نمایاں کام کیا ہے؟ Theme یا مرکزی خیال تو یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام جیسے سولوگ پیدا ہوں۔تو (اب تک) آپ نے کتنے عبدالسلام تیار کر لیے ہیں؟ آپ میں استعداد تو ہے لیکن ابھی اسے مکمل طور پر بروئے کار نہیں لایا گیا۔

جس پر موصوف نے جواب دیا کہ حضور! یہ درست بات ہے۔میرا خیال ہے کہ یہ لوگ (احمدی مسلم سائنٹسٹ امریکہ) اس کے بہت قریب ہیں اور ان میں کئی احباب بڑے پائے کے ہیں۔

اس کے بعد خواتین کے ساتھ دورانِ گفتگو ایک خاتون نے عرض کیا کہ مَیں خواتین کی احمدیہ ایسوسی ایشن یو ایس اے کی صدر کی حیثیت سے خدمت کرنے کی توفیق پا رہی ہوں۔حضور جب ہم نے یونیسکو اور ایرا کے مواقع پر حضور انور کے خطابات کا بغور مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ حضور نے بار بار اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور کئی صدیوں پہلے کے غیرمعمولی مسلمان علماء کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی جائے اور حضور انور نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی یہ دلی خواہش تھی کہ کم ازکم سو احمدی مسلمان ایسے ہوں جو ڈاکٹر عبدالسلام کے نقش قدم پر چلنے والے بنیں اور اعلیٰ سائنسدان بنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: آپ کی خواہش یہ تھی کہ 1989ء تک اتنے سو سائنس دان بنیں اور اب تو اس سال کو گزرے ہوئے بھی 33 سال ہو گئے ہیں تو میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ چند سالوں میں ایک یا دو ہو جائیں گے۔ان شاءاللہ

صدر صاحبہ نے جواب دیا کہ یہاں پر چند امیدوار ہیں جو عبدالسلام کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں جن کو ہم نے شامل کیا ہے اور ان کی قدم قدم رہنمائی کے لیے پروگرام ہوں گے۔ان شاءاللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: اب ان شاءاللہ کو ماشاءاللہ بنا چاہیے۔تو جب آپ اپنے ہدف کو حاصل کرلیں گے تو پھر آپ ماشاءاللہ کہہ سکیں گی۔

احمدیہ مسلم سائنسدان ایسوسی ایشن امریکہ کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ حضور! میں الیکٹرک موٹرز کی فیلڈ میں بیٹری ٹیکنالوجی پر کام کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے ایک کمپنی کی بنیاد رکھی ہے جس کا نام ''ONE'' ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی عظمت ظاہر ہو اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک الیکٹرک موٹرز پہنچائی جا سکیں۔اس مہینے کے آغاز میں ''ONE'' (کمپنی) نے Lithium Ion Cell Performance کا اعلان ایک نئی کیمسٹری کے ساتھ کیا جس کے ذریعہ ایک ہی چارج میں 1000 کلومیٹرز کا فاصلہ طے کیا جا سکتا ہے اور اس کی قیمت عام lead acid battery سے کم ہے۔قبل ازیں مجھے حضور انور کی جانب سے ہدایت ملی تھی کہ میں کثیر التعداد لوگوں کیلئے ٹیکنالوجی پر کام کروں۔اس ٹیکنالوجی کے ذریعہ عالمگیر سطح پر الیکٹرک موٹرز کو زیادہ سے زیادہ اپنایا جائیگا جس میں ترقی پذیر ممالک بھی شامل ہوں گے۔حضور سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔جزاکم اللہ

حضور انور ایدہ اللہ نے موصوف سے استفسار فرمایا کہ کیا آپ گھانا گئے ہیں تا کہ آپ مزید نئے راستے تلاش کرسکیں؟

جس پر موصوف نے جواب دیا کہ حضور میں گھانا نہیں گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ وہاں آپ بزنس کھول سکتے ہو؟

موصوف نے جواب دیا کہ گھانا میں Lithium اور دیگر مواد ہے جس کے متعلق ہم تحقیق کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کو دوسرے افریقن ممالک میں بھی تحقیق کرنی چاہیے۔آپ صرف ایک ملک پر انحصار نہیں کر سکتے۔ایک مکمل منصوبہ بنائیں۔پھر آگے بڑھیں۔

موصوف نے جواب دیا جی ان شاءاللہ۔

شہر صیہون شاید ڈوئی اور اس کے دعووں کو بھول گیا ہو لیکن حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کا نشان اب فتح عظیم مسجد کے قیام سے لافانی ہو گیا ہے۔خطبہ جمعہ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔

بقیہ: خلافت احمدیہ کی ہفتہ وار روحانی فلائٹ...... از صفحہ 3

کو دیکھے گا۔''

(منتخب الاشعار صفحہ 483)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ لوگ ہر جمعہ کو نشر ہونے والا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں اور دیگر ایسے پروگرامز بھی دیکھیں جن میں میری شمولیت ہوتی ہے جیسا کہ غیر مسلموں سے خطابات ہیں، جلسہ پر کی جانے والی میری تقریریں ہیں یا دیگر مجالس وغیرہ۔ان پروگرامز کو دیکھنا ان شاءاللہ آپ لوگوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا اور اسی مقصد سے آپ لوگوں کو یہ پروگرامز دیکھنے چاہئیں۔''

(اردو ترجمہ از اختتامی خطاب مجلس شوریٰ یوکے 16/جون 2013ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''خلافت کی اطاعت اور خلیفۂ وقت کی ہدایات کی تعمیل کا ایک بہت اہم ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم فضل واحسان کی صورت میں قائم کیا ہونے کا ذریعہ ہے اور وہ ایم ٹی اے ہے۔اس لئے آپ جہاں کہیں ہوں آپ کو ہرممکن کوشش کرنی چاہئے کہ میرا ہر خطبہ ضرور سنیں خواہ وہ کسی بھی ذریعہ سے ہو۔چاہے وہ ٹیلی وژن کے ذریعہ ہو، laptop کے ذریعہ ہو یا آپ کے موبائل فون کے ذریعہ ہو۔اِس دَور میں کوئی بھی یہ جائز عذر نہیں کرسکتا کہ وہ پیغام یا تعلیمات کو موصول کرنے سے قاصر رہا ہے۔نشرو اشاعت کے جدید وسائل کی بدولت اب ہر چیز تک رسائی با آسانی اور فوراً ایک بٹن کے دبانے سے ممکن ہو چکی ہے۔اس لئے جہاں تک میرے خطبات کا تعلق ہے ان تک بھی آپ کی رسائی اور دسترس مختلف ذرائع سے ہوسکتی ہے۔آپ میرے خطبات ایم ٹی اے پر سن سکتے ہیں یا اس کے علاوہ آپ ایم ٹی اے کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں اور ایم ٹی اے کی on demand سروس کے ذریعہ بھی میرے خطبات کو سن سکتے ہیں۔اس کے علاوہ ایم ٹی اے کے کئی دوسرے پروگرامز بھی آپ کے لئے دیکھنا بہت ضروری ہیں۔ان پروگراموں کے ذریعہ آپ کا دینی علم بڑھے گا اور اس طرح آپ کا خلافت سے بھی تعلق پختہ اور مضبوط ہوگا۔

(نیشنل اجتماع واقفینِ نَو جماعت احمدیہ برطانیہ یکم مارچ 2015ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت احمدیہ کی اس روحانی فلائٹ کا حصہ بننے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(ابو سعید)

چوہدری منیر احمد۔ ڈائریکٹر ٹیلی پورٹ امریکہ

مسرور ٹیلی پورٹ میری لینڈ میں ورودِ مسعود حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

جب اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ امریکہ جماعت کو یہ خوشخبری ملی کہ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ امسال مسجد فتح عظیم کے افتتاح کی غرض سے امریکہ تشریف لا رہے ہیں تو سارے ملک کے احمدیوں کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے پیش نظر تیاریاں شروع ہوگئیں۔ پیارے آقا نے میری لینڈ مسجد بیت الرحمان میں دورہ کے آخری حصہ میں تشریف لانی تھی اس لئے مسجد بیت الرحمان کی صفائی ستھرائی تزئین اور مسجد کی عمارت پر روشنی کے برقی قمقموں کی بیشمار جھالریں چھت کے کناروں سے چاروں طرف لٹکا دی گئیں اور عظیم الشان قسم کے خوش آمدیدی بینرز ہر طرف لگا دئے گئے۔

چونکہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا سیٹلائیٹ ارتھ اسٹیشن مسرور ٹیلی پورٹ بھی مسجد بیت الرحمان کے احاطے میں ہی الگ قطعہ زمین پر ہے اس لئے مسرور ٹیلی پورٹ کو بھی بے شمار برقی قمقموں اور استقبالیہ بینرز سے سجا دیا گیا۔ ٹیلی پورٹ میں نہایت عمدگی کی ساتھ چاروں طرف خوبصورت پھولوں کی کیاریاں، تمام درخت اور بڑی بڑی سیٹلائیٹ ڈشوں کو دلہن کی طرح جگمگاتے رنگ برنگے برقی قمقموں اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے مزین کیا گیا تھا۔ مسرور ٹیلی پورٹ کے کھلے حصہ کے درمیان میں پھولوں کی ایک کیاری کے وسط میں اسلامی طرز کے مینار نما فوارہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے سائن کے ساتھ نصب کیا گیا تھا جس کے ہر پہلو میں جگمگاتے رنگ برنگے برقی قمقمے لگائے گئے تھے جو رات کو خاص طور پر بچوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے بعد تو ایک نظارہ یہ بنا کہ دن اور رات کے وقت بچے بڑے مسجد بیت الرحمان اور مسرور ٹیلی پورٹ کی تزئین اور سجاوٹ سے لطف اندوز ہوتے اور مختلف مقامات پر اپنی اور بچوں کی یادگار تصویریں بناتے۔

معائنہ مسرور ٹیلی پورٹ

از راہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے مؤرخہ 12/ اکتوبر 2022ء شام چھ بجے از راہ شفقت مسرور ٹیلی پورٹ کا معائنہ فرمایا۔ پیارے آقا ممبران قافلہ کے ہمراہ مسجد بیت الرحمان کی طرف سے مسرور ٹیلی پورٹ کے داخلی گیٹ سے احاطہ میں تشریف لائے اور عمارت کے شمالی دروازے سے NOC نیٹ ورک آپریشن سینٹر (ٹرانسمشن روم) میں داخل ہوئے اور ڈائریکٹر ٹیلی پورٹ خاکسار سے سسٹمز کے بارہ بعض امور کے بارہ دریافت کیا۔ اس سینٹر میں کمپوٹر سرورز سیٹلائٹ، فائبر آپٹک، آن لائن سٹریمنگ ٹرانسمشن کے سسٹمز نصب ہیں۔ حضور انور نے از راہ شفقت اس حصہ کا معائنہ فرمایا، اس کے بعد حضور انور وہاں سے ٹیلی پورٹ کے MCR ماسٹر کنٹرول روم میں داخل ہوئے جہاں سارے چینلز کے کنٹرول اور مانیٹرنگ سسٹمز نصب ہیں، حضور انور نے نارتھ اور ساؤتھ امریکہ میں ٹرانسمشن کے بارہ خاکسار سے متعلقہ امور کے بارہ پوچھا اور ہدایات دیں۔ اس کے بعد حضور انور ٹیلی پورٹ کی عمارت کے دوسرے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں ڈائننگ اور بورڈ روم کا معائنہ فرمایا پھر حضور انور دفاتر کی طرف تشریف لائے اور خاکسار سے ان دفاتر کے استعمال کے بارہ دریافت فرمایا۔ خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں اپنی کرسی کو برکت بخشنے کی عاجزانہ درخواست کی جسے پیارے آقا نے ازراہ شفقت قبول فرما کر ڈائریکٹر ٹیلی پورٹ کے دفتر کی کرسی پر چند لمحے تشریف رکھی اور خاکسار کو ہدایت کی کہ آپ سامنے والی کرسی پر بیٹھ جائیں تا کہ آپ تصویر میں آ سکیں۔ بعدہ حضور باہر جانے والی لابی میں تشریف لائے جہاں مسرور ٹیلی پورٹ کا اسٹاف ایک قطار بنائے پیارے آقا کے انتظار میں کھڑے تھا۔ حضور انور نے دوسری منزل کے بارہ دریافت فرمایا۔ حضور انور کی خدمت میں مکرم منیر الدین شمس صاحب مینجنگ ڈائریکٹر ایم ٹی اے انٹرنیشنل اور مکرم منیر عودہ صاحب ڈائریکٹر ایم ٹی اے پروڈکشن نے عرض کی کہ مسرور ٹیلی پورٹ کی دوسری منزل پر سٹور کو تبدیل کر کے پوسٹ پروڈکشن کا آفس بنایا گیا ہے۔ اس پر حضور انور نے اپنے کئی سال پہلے کے فرمودہ ارشاد کہ ’’ساتھ والے خالی پلاٹ پر باقاعدہ عمارت بنا کر ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا بڑا اسٹوڈیو بنائیں‘‘ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اُوپر پروڈکشن کا دفتر ہی تو بنایا ہے ناں کوئی سٹوڈیو تو نہیں بنایا پھر میں نے اُوپر کیا کرنے جانا ہے؟ جب باقاعدہ سٹوڈیو بنائیں گے تو پھر وہاں جا کر دعا کرواؤں گا۔ اس کے بعد حضور باہر برآمدے میں تشریف لے گئے اور چند لمحے باہر بڑی سیٹلائٹ ٹرانسمشن ڈش کا معائنہ فرمایا اور برآمدے سے ہوتے ہوئے شمالی جانب کے گیٹ سے ساڑھے چھ بجے سے چند لمحے قبل مسجد بیت الرحمان میں دوسری مصروفیات کے لئے واپس تشریف لے گئے۔

اس دورہ میں پرائیوٹ سیکرٹری مکرم منیر احمد جاوید صاحب، مکرم عبد الماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر، مکرم منیر الدین شمس صاحب مینجنگ ڈائریکٹر ایم ٹی اے انٹرنیشنل، مبارک احمد ظفر صاحب ڈائریکٹر ایم ٹی اے ہیومن ریسورسز، مکرم منیر عودہ صاحب ڈائریکٹر ایم ٹی اے پروڈکشن، مکرم عابد خان صاحب ڈائریکٹر ایم ٹی اے نیوز حضور انور کے ساتھ اس دورہ میں شامل تھے۔

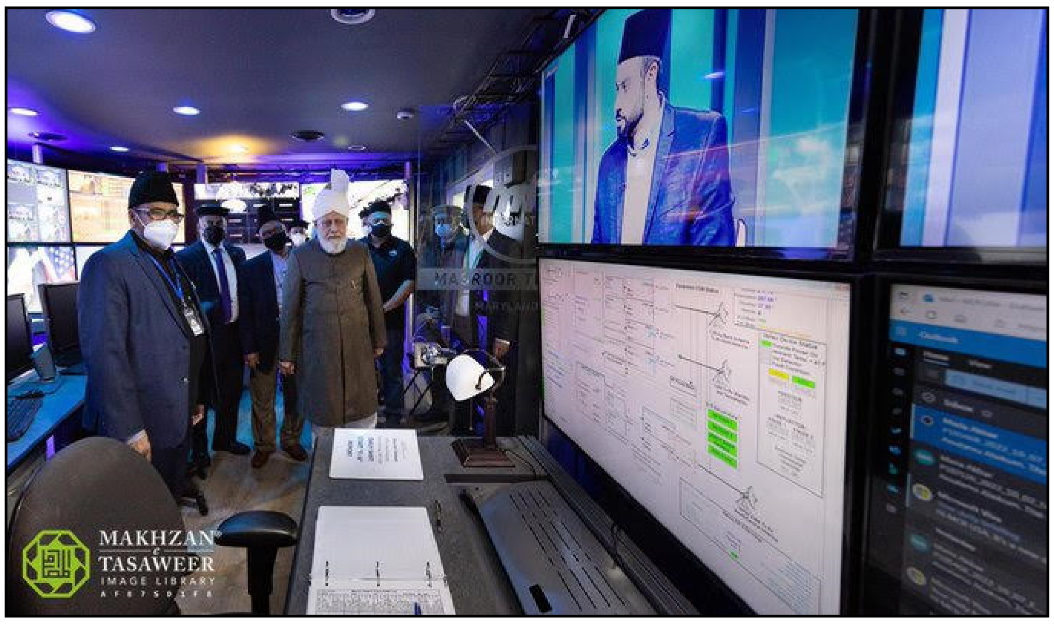

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

13/ نومبر 1922ء دوشنبہ (سوموار) مطابق 22/ ربیع الاول 1341 ہجری

صفحہ اول اور دوم پر حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی جانب سے ہفتہ وار رپورٹ لنگر خانہ شائع ہوئی ہے۔جس میں آپؓ نے دورانِ ہفتہ لنگر خانہ تشریف لانے والے مہمانان کے اسماء اور لنگر خانہ کے اخراجات کا ذکر کیا ہے۔

صفحہ دوم پر مکرم ڈاکٹر منظور احمد منظور صاحب بھیروی از سلانوالی کی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی مدح میں کہی ہوئی ایک نظم ’’مسیح قدنی‘‘ کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔قبل ازیں اسی بحر اور ردیف میں مورخہ 16/ اکتوبر 1922ء کے شمارہ میں حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحبؓ کی کہی ہوئی نظم بھی شائع ہوئی تھی۔

صفحہ نمبر 3 اور 4 پر اداریہ شائع ہوا ہے جو درج ذیل تین موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

1۔آریہ محقق کی اسلام سے واقفیت 2۔خلیفۃ المسلمین کی تقلید ضروری ہے 3۔مصطفیٰ کامل پاشا سے جنگ لازمی ہے

پہلے عنوان کے تحت اخبار الفضل نے آریہ اخبار ’’پرکاش‘‘ کے رشی نمبر کا ایک حوالہ درج کیا ہے جو 22/ اکتوبر 1922ء کو شائع ہوا۔مذکورہ اخبار میں ایک مضمون بعنوان ’’الہامی کتب اور تحریف و مسخ‘‘ شائع ہوا۔جس میں راقم نے اپنے خیال میں توریت،انجیل اور قرآن کو الگ الگ محرف ومبدّل ثابت کرنے کے بعد وید کو غیر محرف بتلایا ہے۔چنانچہ اس ضمن میں مذکورہ اخبار نے لکھا کہ ’’پیغمبر اسلام کی زندگی میں قرآن کا کوئی نسخہ تیار نہیں ہوا اور جنگِ یمامہ میں جب کہ بہت سے قاری لوگ مارے گئے تو حضرت ابو بکر کے حکم سے مختلف جگہ سے آیات اکٹھی کی گئیں۔سورۃ توبہ کی ’’لقد جاءکم‘‘ یہ آیت سوائے ابی خزیمہ انصاری کے کسی کے پاس نہ ملی۔یہ مجموعہ حضرت ابو بکر کی حفاظت میں رہا اور اُن کی وفات کے بعد دختر ’’حفیفہ‘‘ کے پاس رہا۔‘‘

اخبار الفضل نے اپنے اداریہ میں اس اعتراض کا مدلل اور قاطع وساطع جواب تحریر کیا ہے جو لائقِ مطالعہ ہے۔

صفحہ نمبر 5 اور 6 پر ’’مکتوباتِ امام‘‘ کے عنوان سے حضرت مصلح موعودؓ کے بعض مکتوبات شائع کیے گئے ہیں۔ان مکتوبات میں حضرت مصلح موعودؓ نے بعض احباب کے پوچھے گئے سوالات کے جوابات عطا فرمائے ہیں۔ان جوابات کے موضوعات درج ذیل ہیں:

1. کسبِ معاش کے کسی جائز طریق میں ذلت نہیں
2. تکلیف میں مومن کی نظر
3. ’’ترقی تبھی ممکن ہے اگر اگلی نسل پہلی سے زیادہ عالم اور زیادہ عامل اور دین کی شیدائی ہو۔‘‘
4. ایک صاحب کے ستاروں کی گردش سے متعلق کیے گئے سوال کا جواب
5. ’’عذاب حجت کامل ہونے پر آتا ہے۔‘‘
6. رشوت کی بابت جواب:’’اگر دوسرے کے حق کا سوال نہ ہو تو مجبوری کی حالت میں ایسا خرچ کرنا قابلِ معافی ہوسکتا ہے۔‘‘
7. احمدی کا امام احمدی ہی ہوسکتا ہے
8. ’’اپنی زندگی اسلام کے مطابق بنانے کی کوشش کریں۔‘‘
9. ایک صاحب نے انگریزی میں درخواستِ دعا کرتے ہوئے نیچے لکھا ’’your worships most obedient servant‘‘

اس پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ ’’میں دعا آپ کے لیے کررہا ہوں اور کوشش بھی ہورہی ہے مگر ایک بات سے تعجب ہے۔آپ تعلیم یافتہ احمدی ہو کر مجھے ورشپ،مشرک مسیحیوں کی نقل میں لکھ دیتے ہیں۔ورشپ کا لفظ مشرک عیسائی اب ہر ایک کے لیے استعمال کرلیتے ہیں لیکن اس کی وضع اس کی عزت کے لیے ہے جو بطور عبادت ہوتی ہے۔‘‘

10. ’’دعا سے بڑھ کر کوئی تعویذ نہیں‘‘
11. ایک صاحب نے تحریر کیا کہ ’’باوجود پکا احمدی ہونے کے مجھ سے ایک سخت قصور ہوا ہے کہ میں ایک ذاتی کام کے لیے غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھتا رہا اور حاصل کچھ بھی نہ ہوا۔بلکہ الٹا مجھے نقصان ہوا۔حضور معاف فرمادیں۔‘‘

اس پر حضرت مصلح موعودؓ نے جواباً تحریر فرمایا ’’آپ سے بہت بڑا قصور سرزد ہوا۔توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و انکسار سے گر جائیں تا اس کا غضب ٹل جائے۔یہی کفارہ ہے۔موت کی ساعت کا علم نہیں اور آخر خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دینا ہوگا۔‘‘

12. ایک خواب کی تعبیر
13. ایک شخص کے احمدی ہوجانے پر بیوی کا علیحدہ ہوجانا اور زیور کے مطالبہ پر حضرت مصلح موعودؓ کا فتویٰ
14. سچی تبدیلی جوش کو قائم رکھتی ہے
15. حضرت معاویہ اور یزید خلیفہ نہ تھے
16. حق کی دشمنی حق کی ترقی کا باعث ہوتی ہے
17. دشمن کی بے ہودگی سے نیکی ترک نہ کرو

صفحہ نمبر 7 پر ایک مضمون زیرِعنوان ’’قرآن کریم پر آریہ مسافر کے اعتراضات کا جواب‘‘ شائع ہوا ہے۔یہ سلسلہ وار مضمون حضرت مولانا ابوالعطا صاحب جالندھری کا تحریر فرمودہ ہے جب آپ مدرسہ احمدیہ کے طالبعلم تھے۔اس قسط میں اعتراضات نمبر 26 اور 27 کے جوابات دیے گئے ہیں۔

صفحہ نمبر 7 اور 8 پر مکرم فضل حسین صاحب احمدی مہاجر قادیان کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔اس مضمون کی ابتداء میں مضمون نگار لکھتے ہیں:

’’جب آریہ سماج کے ممبروں اور سوامی دیانند کے...کا حق ہے کہ وہ اسلام اور اسلامی تعلیم پر منہ پھٹ ہو کر اعتراضات کریں تو کیا ہمارا حق نہیں کہ ان کے اعتراضاتِ باطلہ کا جواب دینے کے ساتھ متانت وسنجیدگی کا...کرتے ہوئے وید اور ویدک تعلیم پر اعتراضات کریں...اس لیے ہم اپنے جائز حق کو استعمال میں لاتے ہوئے آج سے الفضل میں سلسلہ اعتراضات شروع کرتے ہیں۔‘‘

چنانچہ مضمون نگار نے اپنے اس مضمون میں آریوں سے تین امور کی بابت استفسار کیا ہے۔جن سے ویدوں کی تعلیم پر اعتراض ثابت ہوتا ہے۔

صفحہ نمبر 8 پر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا ایک خط شائع ہوا ہے جو آپؓ نے امریکہ سے ارسال فرمایا ہے۔یہ خط اس حوالہ سے تاریخ احمدیت میں اہمیت کا حامل ہے کہ اس خط کے ذریعہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی فرمائی ہوئی بات کی حرف بہ حرف تائید ہوتی ہے کہ

بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

چنانچہ اس خط میں آپؓ تحریر کرتے ہیں کہ ’’کلکتہ سے ایک اخبار ’’حبل المتین‘‘ نامی شائع ہوا کرتا تھا۔1915ء میں جبکہ عاجز راقم کلکتہ میں تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا کہ اخبار ’’حبل المتین‘‘ میں اگر سلسلہ حقہ احمدیہ کا اشتہار شائع کرایا جائے تو ایران میں تبلیغ ہوسکتی ہے۔میں اس غرض کے واسطے ایڈیٹر صاحب ’’حبل المتین‘‘ سے ملنے گیا۔ان دنوں وہ نئے نئے اندھے ہوئے تھے۔ڈاک ہاتھ میں تھی۔ایک خط ٹٹول کر اپنے محرر کو دیتے اور وہ پڑھ کر سناتا۔مزاج میں بہت چڑچڑا پن تھا۔سلسلہ احمدیہ کے اشتہار کا سن کر بہت بے تاب ہوئے اور سختی سے انکار کیا۔ رحمتِ الٰہی ہر ایک امر کے واسطے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔اب ایران کے اخباروں میں صفحات کے صفحات ’’مسلم سن رائز‘‘ سے ترجمہ ہو کر چھپ رہے ہیں۔جن پر ہمارا کچھ خرچ نہیں ہوتا اور سلسلہ حقہ کی تعریف بڑے زوروشور سے ان اخباروں میں کی جاتی ہے اور سلسلہ احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔تازہ ایرانی اخبار بنام ’’بدر‘‘ مؤرخہ 8 ذی قعدہ 1340 ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام جو ہمارے پاس طہران سے آیا ہے۔اس میں ایک کالم کا مضمون رسالہ ’’مسلم سن رائز‘‘ کے متعلق لکھا ہے۔‘‘

مزید آپؓ اپنے مکتوب میں تحریر کرتے ہیں ’’ایک نیگرو نومسلم جو شہر شکاگو میں مسلمان ہوئے تھے۔یہاں سے شہر ڈیٹرائٹ میں چلے گئے ہیں اور وہاں ملازم ہوگئے ہیں۔ان کا نام مسٹر بل ہے۔انہوں نے وہاں تبلیغ کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے اور گزشتہ ہفتہ میں دس عیسائی انہوں نے مسلمان کیے ہیں۔جن کی درخواست ہائے بیعت یہاں آ گئی ہیں۔

4448 واباش ایوینیو۔شکاگو۔امریکہ۔محمد صادق عفی اللہ عنہ‘‘

صفحہ نمبر 11 اور 12 پر ہندوستان اور غیر ممالک کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعہ کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19221113.pdf

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

زائن بطور تھیوکریٹک شہر

زائن شہر شکاگو، ایلانوئے سے تقریباً 40 میل شمال میں واقع ہے۔ 1900ء کے نئے سال کے دن، جان الیگزینڈر ڈووی نے اپنے مریدوں کو اعلان کے ذریعہ مطلع کیا کہ اس نے ایلانوئے کے انتہائی شمال مشرقی کنارے پر زمین کے ایک حصے پر ایک یوٹوپیائی شہر بنانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ جب 1902ء میں زائن شہر کی باقاعدہ رجسٹریشن مکمل ہوئی تو 5,000 عیسائی باشندے اس یوٹوپیا میں شامل ہوئے۔ ڈووی نے اس شہر کا نام اس پہاڑ کے نام پر رکھا جس پر یروشلم بنایا گیا تھا اس کے علاوہ اس شہر کی تمام سڑکوں کو بائیبل کے نام دیے۔ اس کے مطابق صیہون شہر کو تھیوکریٹک، مسیحی تعاون، نسلی ہم آہنگی اور سخت بنیاد پرست اخلاقیات کا حامل ہونا تھا۔

جان الیگزینڈر ڈووی 1847ء میں اسکاٹ لینڈ میں پیدا ہوئے اور 1888ء میں آسٹریلیا سے امریکہ کے مغربی شہر سان فرانسسکو آئے اور 1893ء میں شکاگو منتقل ہو گئے۔ انیسویں صدی کے آخری حصے میں کئی امریکی شہروں میں پھیلنے والی اصلاحی کوششوں کے مطابق، ڈوئی نے خواہش کی کہ زائن شہر جرائم اور برائیوں سے پاک ہو۔ ڈووی ''زائن سٹی لیز'' کا قیام عمل میں لایا جس کے مطابق اس شہر میں جوا، تھیٹر اور سرکس کے ساتھ ساتھ شراب اور تمباکو کی تیاری اور فروخت پر پابندی تھی۔ اس کے علاوہ، لیز میں سور کے گوشت، ناچنے، گالی نکالنے، تھوکنے، سیپیوں اور چمڑے کے دباغت شدہ جوتوں پر پابندی تھی کیونکہ اس کے مطابق یہ چیزیں بائیبل میں ممنوع قرار کی گئی تھیں۔ اتوار کو سیٹی بجانے کی سزا جیل تھی۔ ڈوئی نے خاص طور پر شراب کی مخالفت کی، اور چھ سال کی عمر یا زیادہ کے شہری کو عہد نامہ پر دستخط کرنے کو لازمی ٹھہرایا۔ زائن میں شراپ پر پابندی بیسویں صدی کے آخر تک رہی۔ ڈوئی نے اس شہر میں سیاست دانوں، ڈاکٹروں کے داخلے پر بھی پابندی لگا رکھی تھی۔ طبی ڈاکٹروں کے خلاف پابندی ''الٰہی شفا'' میں ڈووی کے یقین کی عکاسی کرتی ہے۔ شروع میں اس شہر کو آباد کرنے والے بنیادی طور پر ڈچ، جرمن، اور آئرش نژاد لوگ تھے کیونکہ ڈووی کی شہرت ''روحانی معالج'' کے طور پر تھی۔

(مرسلہ: سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

فقہی کارنر

زکوٰۃ صرف امام وقت کو پیش کی جاتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔ کیونکہ علاوہ لنگر خانہ کے اخراجات کے دینی کارروائیاں بھی بہت سے مصارف چاہتی ہیں۔ صدہا مہمان آتے ہیں مگر ابھی تک بوجہ عدم گنجائش مہمانوں کے لئے آرام دہ مکان میسر نہیں جیسا کہ چاہئے۔ چار پائیوں کا انتظام نہیں۔ توسیع مسجد کی ضرورتیں بھی پیش ہیں تالیف اور اشاعت کا سلسلہ بمقابل مخالفوں کے نہایت کمزور ہے۔ عیسائیوں کی طرف سے جہاں پچاس ہزار رسالے اور مذہبی پرچے نکلتے ہیں ہماری طرف سے بالالتزام ایک ہزار بھی ماہ بماہ نکل نہیں سکتا۔ یہی امور ہیں جن کے لئے ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہنچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام اُن لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 83)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاذ جامعہ احمدیہ یو کے)

ایک سبق آموز بات

الفضل تو تریاق ہے

حضرت مصلح موعودؓ تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست تھے جواب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے لڑکے نے ایک دفعہ مجھے لکھا کہ میرے والد صاحب میرے نام الفضل جاری نہیں کرواتے۔ میں نے انہیں لکھا کہ آپ کیوں اس کے نام الفضل جاری نہیں کراتے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مذہب کے معاملہ میں اسے آزادی حاصل رہے اور وہ آزادانہ طور پر اس پر غور کر سکے۔ میں نے انہیں لکھا کہ **الفضل پڑھنے سے تو آپ سمجھتے ہیں اس پر اثر پڑے گا اور مذہبی آزادی نہیں رہے گی۔ لیکن کیا اس کا بھی آپ نے کوئی انتظام کرلیا ہے کہ اس کے پروفیسر اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کی کتابیں اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کے دوست اس پر اثر نہ ڈالیں اور جب یہ سارے کے سارے اثر ڈال رہے ہیں تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسے زہر تو کھانے دیں اور تریاق سے بچایا جائے۔''**

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 329)

مرسلہ: قاسم محمود۔ اسکاٹ لینڈ

طلوع وغروب آفتاب

12/نومبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:11	17:40
مدینہ منورہ	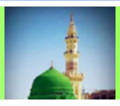	05:15	17:36
قادیان		05:30	17:31
ربوہ		05:10	17:11
اسلام آباد ٹلفورڈ	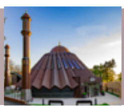	05:45	16:19